رجسٹرڈ ای پی نمبر ۶۷
REGD E-P-No 67

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

ہفت روزہ بدر قادیان

ایڈیٹر:- محمد حفیظ بقاپوری

شرح چندہ سالانہ چھ روپے ممالک غیر ۷½ روپے
فی پرچہ ۲/ر

جلد ۶ | ۲۳ تبلیغ ۱۳۳۶ھش - ۲۲ رجب ۱۳۷۶ھ - ۲۳ فروری ۱۹۵۷ء | نمبر ۸

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق اطلاع

کنری (سندھ) ۱۷ فروری بشکریہ سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز آج محمود آباد کا دورہ فرما رہے ہیں۔

حضور کی صحت کسی قدر ناساز ہے

احباب اپنے مقدس امام کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں

ربوہ میں ڈاکٹر غلام غوث صاحب کا انتقال

قادیان ۱۸ فروری۔ آج حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کی طرف سے بذریعہ تار ربوہ سے خبر موصول ہوئی ہے کہ

ربوہ میں حضرت ڈاکٹر غلام غوث صاحب کا انتقال ہوگیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

حضرت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کے کلمات طیبات

(از مکرم مولوی بشیر احمد صاحب فاضل مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ مقیم دہلی)

نیکی کی ترغیب

حضرت ابوذرؓ سے روایت ہے کہ حضرت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے ابوذر کسی نیک کام کو بھی حقیر اور معمولی سمجھ کر نہ چھوڑنا۔ مثلاً یہ بھی نیکی ہے کہ تو اپنے بھائی سے کشادہ پیشانی سے ملے (مسلم)

حضرت ابوہریرہ رضؓ سے روایت ہے کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک شخص سفر کر رہا تھا اس کو سخت پیاس لگی اس کو ایک باؤلی ملی وہ اس میں اتر گیا اور پانی پی کر باہر آیا کیا دیکھتا ہے کہ ایک کتا پیاس کی شدت میں گیلی مٹی چاٹ رہا ہے۔ وہ سمجھ گیا کہ کتے کو پیاس کی ویسی تکلیف ہے جیسی اسے پانی پینے سے پہلے تھی۔ چنانچہ وہ شخص باؤلی میں اترا اور اپنا موزہ پانی سے بھر کر اسے منہ میں دبا کر ہاتھوں کے ذریعہ باؤلی سے چڑھا اور پانی کتے کو پلایا۔ اللہ تعالیٰ کو اس کی یہ نیکی پسند آئی اور اس کے طفیل اللہ نے اس کے گناہ معاف کر دیئے۔"

اس پر صحابہ رضوان اللہ علیہم نے عرض کیا " یارسول اللہ کیا جانوروں کے ساتھ سلوک کرنے پر بھی ثواب ملتا ہے"۔ آپ نے فرمایا کہ "بیشک ہر ذی روح کے ساتھ حسن سلوک کرنے پر ثواب ملتا ہے"۔ (بخاری)

حضرت ابوذرؓ سے روایت ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ پاک نے فرمایا ہے کہ اے میرے بندو میں نے اپنی جان پر ظلم حرام کیا ہوا ہے اور تم پر بھی حرام کرتا ہوں پس تم بھی ایک دوسرے پر ظلم نہ کرنا۔ اے میرے بندو تم سب کے سب گمراہ ہو مگر جس کو میں ہدایت دوں پس مجھ سے ہدایت مانگو میں تم کو ہدایت دوں گا۔ اے میرے بندو تم سب کے سب بھوکے ہو مگر جس کو میں کھانا کھلاؤں پس مجھ سے کھانا مانگو میں تم کو کھانا دوں گا اے میرے بندو تم سب کے سب ننگے ہو میں تم کو کپڑا پہناؤں گا اے میرے بندو تم دن رات غلطیاں کرتے رہتے ہو اور میں تمام غلطیاں معاف کر سکتا ہوں۔ پس مجھ سے معافی مانگو میں تمہاری غلطیاں معاف کر دوں گا۔ اے میرے بندو تم میں طاقت نہیں کہ تم مجھے نقصان پہنچا سکو اور نہ تم مجھے نفع پہنچانے پر قدرت رکھتے ہو اے میرے بندو اگر تمہارے پہلے اور تمہارے پچھلے اور تمام جن اور انس ایسے شخص کی طرح نیک ہو جائیں جو دنیا میں سب سے زیادہ نیک ہے تو اس سے میری سلطنت میں کوئی اضافہ نہ ہوگا اور اگر تمہارے پہلے اور پچھلے اور سب جن و انس ایسے شخص کی طرح برے ہو جائیں جو سب سے بڑا ہے تو اس سے میری سلطنت میں کوئی نقص نہ ہوگا۔ اے میرے بندو اگر تمہارے پہلے اور پچھلے اور سب جن و انس ایک وسیع میدان میں کھڑے ہو جائیں اور پھر وہ مجھ سے اپنی اپنی ضروریات مانگنے لگیں اور میں ہر ایک کو اس کی درخواست کے مطابق اس کی مانگی ہوئی چیز دے دوں گا تو اس سے میری سلطنت میں کمی نہ آوے گی اور اس کی مثال ایسی ہوئی جیسے کسی سمندر میں سوئی داخل کی جاوے اور پھر وہ ایک قطرہ پانی کا سمندر سے نکال لاوے۔ اے لوگو میں آخرت میں تمہارے اعمال کے مطابق بدلہ دوں گا پس جس کو آخرت میں آرام ملے وہ اللہ کی حمد کرے اور جس کو سزا ملے وہ صرف اپنے نفس کو ملامت کرے (مسلم)

نیک ساتھی کے اختیار کرنے کے بارہ میں

حضرت ابوموسےٰ رضؓ سے روایت ہے کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ برے ہمنشین اور اچھے ہمنشین کی مثال عطار اور لوہار کی مثال ہے۔ عطار کے پاس اگر تو بیٹھے گا یا وہ تجھے تحفہ دے گا یا تو اس سے خوشبودار چیز مول لے گا ورنہ کم سے کم خوشبو تجھے پہنچے گی اور لوہار کے پاس بیٹھنے کی صورت میں تیرے کپڑے جلیں گے۔ ورنہ دھوئیں کی بو سے تجھے تکلیف ہو گی۔ (بخاری)

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آدمی کے مذہب پر اس کے دوست کا بھی اثر ہوتا ہے پس آدمی کو چاہیئے اچھی طرح دیکھ لیا کرے کہ کس کو دوست بنانے لگا ہے۔

عیش پسندی

فرمایا جس نے دنیا میں ریشم پہنا وہ آخرت میں ہرگز ریشم نہیں پہنے گا۔ (بخاری)

فرمایا دنیا میں ریشم وہی پہنتا ہے جس کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں۔ (بخاری)

ریشمی لباس میری امت کے مردوں پر حرام کیا گیا اور عورتوں پر جائز کیا گیا ہے (بخاری)

اگر تم جہاد چھوڑ دو گے اور عیش و عشرت میں پڑ جاؤ گے تو خدا تمہاری گردن میں ذلت کا طوق ڈال دے گا۔ طوق برابر پڑا رہے گا۔ یہاں تک کہ تم توبہ کر کے دلیر ہو جاؤ۔ جیسے عیش و عشرت سے پہلے تھے۔ (مسند احمد)

ظاہری حالت کی درستی

کوئی شخص ایک جوتا پہن کر نہ چلے ننگے پاؤں رہے یا دونوں جوتے پہنے (بخاری)

سفید لباس پہنو کیونکہ وہ زیادہ پاک اور اچھا ہوتا ہے اسی میں اپنے مردوں کو کفناؤ (بخاری)

عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:-

" جنت میں وہ داخل نہیں ہوگا جس کے دل میں ایک ذرہ برابر بھی تکبر ہوگا" ایک شخص نے عرض کیا لیکن آدمی چاہتا ہے کہ اس کا لباس اچھا ہو اس کی جوتی اچھی ہو۔ حضور نے فرمایا۔ " اللہ جمیل ہے اور جمال کو پسند کرتا ہے تکبر حق کو ٹھکرانا اور لوگوں کو حقیر سمجھنا ہے۔" (مسلم)

ایک شخص کو رسول اللہ نے بہت پھٹے پرانے کپڑے پہنے دیکھا تو سوال کیا " تیرے پاس کچھ روپیہ ہے" اس نے عرض کیا " خدا نے مجھے اونٹ اور بکریاں بہت دی ہیں" فرمایا تو اللہ کی نعمت کو تجھ پر ظاہر ہونا چاہیئے۔ (مسلم)

حضرت جابر بن عبداللہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہماری مجلس میں تشریف لائے تو دیکھا کہ ایک شخص کے بال پراگندہ ہیں۔ فرمایا " کیا اس کے پاس کوئی ایسی چیز نہیں جس سے اپنے بال ٹھیک کرے؟" ایک اور شخص کے کپڑے میلے دیکھے تو فرمایا۔ " کیا اس کے پاس کوئی ایسی چیز نہیں جس سے اپنے کپڑے دھوئے۔ (ابوداؤد)

حزیم الاسدی سے روایت ہے کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا " تم اپنے بھائیوں کے پاس جا رہے ہو لہٰذا اپنی سواریاں اور اپنے لباس اس طرح درست کرو کہ سب کی نظریں تم پر ہی پڑیں۔ (مسند احمد)

کھاؤ پیو۔ خیرات کرو۔ پہنو جب تک اس میں اسراف شامل نہ ہو۔ (ابن ماجہ)

ملک صلاح الدین ایم۔ اے پرنٹر و پبلشر نے راما آرٹ پریس امرتسر میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔

ہفت روزہ بدر قادیان
مورخہ ۲۳ر فروری ۱۹۵۷ء

تبلیغی دَورہ جنوبی ہند کے متفرق کوائف

ہمارا تبلیغی وفد جو محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ کی قیادت میں جنوبی ہند کا تبلیغی دورہ کر رہا ہے۔ اس کی کارگذاری کی مفصل رپورٹیں بھی بدر میں شائع ہو رہی ہیں۔ ذیل میں بعض متفرق کوائف درج کئے جاتے ہیں جو خطوط کی شکل میں موصول ہوئے ہیں۔ چونکہ تبلیغی اعتبار سے یہ ایک اہم دورہ ہے۔ اس لئے ان حالات کا بطور تاریخ سلسلہ محفوظ ہونا ضروری ہے:۔

برکات احمد صاحب راجیکی
قائمقام ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

۱۔ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد سلمہ کا مکتوب گرامی محررہ ۵۷-۲-۱۲ از چنت کنٹہ

"ہم ۹ر فروری کو حیدر آباد سے روانہ ہوئے تھے اسی روز رات کو کوسگی جلسہ میں شریک ہوئے۔ اگلے روز یمن گڈہ میں جلسہ ہوا۔ پھر اگلے روز چڑچیڈلہ میں جلسہ ہوا۔ اور آج چنت کنٹہ میں جلسہ ہو رہا ہے اور کل آتما کور میں جلسہ ہوگا۔ اور پھر پرسوں ہم کرنول جاویں گے۔ وہاں دو دن جلسہ ہوگا وہاں سے ہم ۱۶ر کو روانہ ہو کر ۱۷ر فروری کو (واپس چنت کنٹہ) پہنچیں گے۔ انشاء اللہ۔ ہبلی اور دھارواڑ میں علی الترتیب دو اور ایک دن جلسہ ہوگا اور ہم وہاں سے ۲۳ر کی صبح کو شموگہ کے لئے روانہ ہوں گے۔ چونکہ سب جگہوں پر جلسے رات کے وقت ہوتے ہیں۔ گیارہ بجے کے بعد جلسہ ختم ہوتا ہے۔ اس کے بعد کھانا کھاتے ہیں۔ رات کی نیند پوری نہ ہو سکنے کی وجہ سے اور بے وقت کھانا کھانے کی وجہ سے بہت تکان اور کوفت ہو جاتی ہے۔ اعصاب پر بہت اثر پڑتا ہے۔ دو دن سے طبیعت کچھ خراب ہے۔ میرے بازو کی درد بھی پوری طرح نہیں گئی انجکشن تقریباً روزانہ لے رہا ہوں۔ چونکہ مجھے ہر جلسہ کی صدارت کرنا پڑتی ہے۔ اس لئے مجھے کوفت بھی سب سے زیادہ ہوتی ہے۔ دوسرے مقررین تو اپنی تقاریر ختم کر کے لیٹ سکتے ہیں آرام کر سکتے ہیں۔ چل پھر سکتے ہیں۔ اور مجھے کرسی پر لگاتار بیٹھنا پڑتا ہے۔ حضرت عرفانی صاحب (حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی) کی بات مجھے بہت پسند آئی۔ ان کے سامنے میں نے اپنی صحت کے لئے دعا کی درخواست کی تو انہوں نے جواب دیا کہ ان لوگوں (خاندان حضرت مسیح موعودؑ) کی یہی حالت رہیگی یہ بیمار بھی رہتے ہیں اور کام بھی کرتے چلے جاتے ہیں۔ بہرحال آپ خود بھی دعا فرمادیں اور دعا گو احباب کو بھی دعا کے لئے درخواست کریں کہ خدا تعالےٰ مجھے اور وفد کے دوسرے ممبران کو بھی صحت و عافیت سے رکھے اور ہمارا یہ دورہ ہر جہت سے بابرکت اور کامیاب ہو اور اس کے بہترین نتائج نکلیں۔ آمین اللّٰھم آمین۔"

۲۔ مولوی شریف احمد صاحب امینی مبلغ مدراس جو وفد میں شریک ہیں۔ محترم صاحبزادہ صاحب کے ارشاد کی تعمیل میں دورہ سے متعلق روزانہ ایک خط نظارت ہذا کے نام تحریر کرتے ہیں۔ جزاہ اللہ احسن الجزاء۔ ان کے چند خطوط درج ذیل ہیں:۔

(۱) خدا تعالےٰ کے فضل و کرم سے کوسگی ۵۷-۲-۹ اور یمن گنڈہ ۵۷-۲-۱۰ کے جلسے بخیر و خوبی ختم ہوئے اور آج چڑچیڈلہ میں جلسہ ہے جو محبوب نگر سے ۱۲ میل پر ہے اور انشاء اللہ ۵۷-۲-۱۲ کو چنت کنٹہ میں جلسہ ہوگا۔ بفضلہ تعالےٰ ارکان وفد اور محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب بخیر و عافیت ہیں۔ (خط ۱۱ر فروری از محبوب نگر)

(۲) کل دوپہر چڑچیڈلہ خیریت سے پہنچ گئے۔ رات ½۸ بجے جلسہ زیر صدارت جناب صاحبزادہ صاحب شروع ہوا۔ تلاوت و نظم کے بعد جناب بشیر الدین صاحب مدراس نے تلنگی زبان میں تقریر کی۔ خاکسار امینی نے سیرت آنحضرت صلعم پر اور مولوی سمیع اللہ صاحب نے فضائل اسلام پر تقریر کی جلسہ گیارہ بجے ختم ہوا۔ آج چنت کنٹہ جا رہے ہیں وہاں آج شام کو جلسہ ہوگا (خط ۱۲ر فروری از چڑچیڈلہ)

(۳) کل بعد دوپہر چنت کنٹہ پہنچ گئے۔ بعد نماز مغرب زیر صدارت جناب صاحبزادہ صاحب جلسہ کی کارروائی شروع ہوئی۔ بشیر الدین صاحب مدراس نے "اسلامی ارکان کی حکمت" پر تلنگی میں تقریر کی مولوی سمیع اللہ صاحب نے "دنیا کے چار پرش" اور خاکسار امینی نے سیرت آنحضرت صلعم کے موضوعات پر تقریریں کیں چوہدری مبارک علی صاحب مبلغ ہبلی نے "احمدیت حقیقی اسلام ہے" کے موضوع پر تقریر کی جلسہ گیارہ بجے ختم ہوا۔

آج بعد نماز عصر مقامی جماعت نے حضرت صاحبزادہ صاحب کے اعزاز میں ایٹ ہوم دیا اور ایڈریس پیش کیا۔ جواب دیتے ہوئے صاحبزادہ صاحب نے جماعت چنت کنٹہ کی تبلیغی خدمات کو سراہا۔۔۔ کل رات مولانا محمد سلیم صاحب مبلغ کلکتہ کی طبیعت قدرے خراب ہو گئی۔ ٹیکہ کے بعد سنبھل گئی باقی ارکان وفد بخیریت ہیں (خط ۱۳ر فروری از چنت کنٹہ)

(۴) وفد آج ½۲ بجے بعد دوپہر بخیریت کرنول پہنچ گیا ہے۔ محترم صاحبزادہ صاحب معہ ارکان وفد بخیریت ہیں۔ کرنول میں آج رات جلسہ ہو رہا ہے۔ کل ۵۷-۲-۱۳ کو آتما کور میں جماعت مقامی کا تیسرا سالانہ جلسہ زیر صدارت جناب صاحبزادہ صاحب منعقد ہوا۔ حکیم محمد الدین صاحب مبلغ حیدر آباد نے "احمدیت" کے موضوع پر انگریزی میں تقریر کی۔ مولوی سمیع اللہ صاحب اور مولوی محمد سلیم صاحب نے علی الترتیب "دنیا کے چار پرش" اور "احمدی اور غیر احمدی میں فرق" کے موضوعات پر تقریریں کیں۔ خاکسار امینی نے سیرت آنحضرت صلعم پر اور سیٹھ محمد معین الدین صاحب چنت کنٹہ نے اختتامی تقریر کی۔ (خط مورخہ محررہ ۵۷-۲-۱۴ از کرنول)

(باقی صفحہ ۹ پر)

علاقہ مالابار کے لئے تبلیغی دورہ کا پروگرام

محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر دعوت و تبلیغ چند مبلغین سمیت علاقہ جنوبی ہند کا تبلیغی دورہ فرما رہے ہیں۔ ۱۲ر جنوری سے ۱۰ر مارچ تک کا پروگرام ۲۲ر دسمبر کے پرچہ میں شائع ہو چکا ہے۔ اور بفضلہ تعالےٰ اس کے مطابق عمل درآمد ہو رہا ہے۔

اس کے بعد ۱۱ر مارچ سے ۲۵ر مارچ تک علاقہ مالابار کی جماعتوں میں اس تبلیغی وفد کے پہنچنے کا بتفصیل ذیل پروگرام مرتب کیا گیا ہے۔

جماعتوں سے درخواست کی جاتی ہے کہ وہ اس کے مطابق اپنے یہاں جلسوں کا پروگرام بنائیں نیز تبلیغ اور سنجیدہ مزاج حضرات کو خاص طور پر مدعو کریں۔ لہذا اس موقعہ سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھاکر اس تبلیغی دورہ کو ہر لحاظ سے کامیاب فرمائیں:۔

پروگرام دورہ تبلیغی جنوبی ہند برائے علاقہ مالابار

روانگی برائے علاقہ مالابار از مدراس ریگمور اسٹیشن برائے کوئیلان	۱۱ر مارچ شام ۱۹۵۷ء
آمد کوئیلان (ٹراونکور)	۱۲ر مارچ ۴ بجے شام
کوئیلان سے کرونا گاپلی ۱۶ میل موٹر کے ذریعہ	
آمد کرونا گاپلی ذریعہ موٹر	۱۲ر مارچ ۵ بجے شام انشاء اللہ
قیام کرونا گاپلی	۱۳ و ۱۴ر مارچ جلسہ دیگر تقاریب
روانگی برائے کالی کٹ	۱۴ر مارچ شب
آمد کالی کٹ	۱۵ر مارچ صبح تا جمعہ ۱۶ر مارچ ۱۹۵۷ء
قیام کالیکٹ	۱۶ و ۱۷ر مارچ ۱۹۵۷ء

آل کیرالا احمدیہ کانفرنس

قیام منار گھاٹ	۱۸ر مارچ ۱۹۵۷ء
قیام کوڈیا نور	۱۹ر مارچ ۱۹۵۷ء (رزیرغور)
قیام کنانور	۲۰ر مارچ ۱۹۵۷ء
قیام کوڈالی	۲۱ر مارچ ۱۹۵۷ء
قیام پینگاڈی	۲۲ر مارچ ۱۹۵۷ء

(بصورت عدم قیام کوڈیانور قیام پینگاڈی دو روز ہوگا)

قیام مرکرہ	۲۳ و ۲۴ر مارچ ۱۹۵۷ء
واپسی وفد	۲۵ر مارچ ۱۹۵۷ء انشاء اللہ العزیز

اس پروگرام میں مقامی تبدیلی ممکن ہے دورہ کی تاریخیں برائے علاقہ مالابار یہی رہیں گی انشاء اللہ۔

طالب دعا۔ محمد اسمٰعیل وکیل یادگیری

خطبہ جمعہ

یورپ میں اسلام اور احمدیت کی ترقی کے متعلق چند خوشکن خبریں

اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو احرار یورپ کے اسلام کی طرف رجحان کی خبر دی تھی

وہ پوری ہو رہی ہے!

از حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔ فرمودہ ۱۱ر جنوری ۱۹۵۷ء

بمقام ربوہ

سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:-
پچھلے ہفتہ

تبلیغ اسلام کے متعلق

بعض ایسی خبریں ملی ہیں۔ جو ہیں تو ابھی اپنی ابتدائی صورت میں۔ لیکن اللہ تعالیٰ ان کو بڑھا دے۔ تو وہ عظیم الشان تبدیلیوں کا ایک بیج بن سکتی ہیں۔
ایک خط

ایک آزاد حکومت

کے ایک مبلغ کی طرف سے آیا ہے۔ اس نے لکھا ہے کہ حکومت کا پریذیڈنٹ جو جمہوریت میں بادشاہ کے برابر ہوتا ہے۔ اس کے ایک سیکرٹری یعنے وزیر نے اسلام کے متعلق زیادہ تر یہی واقفیت بہم پہنچانے کے لئے مجھ سے خواہش کی ہے۔ کہ میں باقاعدہ ان کے گھر جا کر انہیں قاعدہ یسرنا القرآن پڑھاؤں تاکہ اس کے ذریعہ سے وہ عربی زبان اور قرآن کریم پڑھنے کے قابل ہو سکیں۔ ہے تو یہ ایک معمولی خبر لیکن اگر قاعدہ یسرنا القرآن کے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے ان پر قرآن کریم آسان کر دے۔ اور وہ مسلمان ہو جائیں۔ تو اس سارے علاقہ میں احمدیت کے پھیلنے کے امکانات روشن ہوتا جاتے ہیں۔

دوسری خبر

بھی اس وقت تو بظاہر معمولی ہے۔ مگر تمام حالات جو ہیں ان میں اگر وہ پڑھنا شروع کر دے۔ تو وہ بھی بڑی ترقی کا پیش خیمہ ہو سکتی ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ اس ہفتہ جرمن سے ایک خط آیا ہے کہ ایک جرمن نوجوان نے جو ابھی احمدی نہیں ہوا۔ احمدیت سے دلچسپی لینی شروع کر دی ہے۔ وہ نوجوان جرمنی کے ایک بہت بڑے خاندان کا فرد ہے۔ اور اس کا باپ نازیوں کا ایک لیڈر تھا اور اتنا بڑا لیڈر تھا۔ کہ جب پچھلی جنگ میں

ہٹلر کو شکست

ہوئی اور اتحادیوں نے فیصلہ کیا کہ ہٹلر کے ماتحت جو بڑے بڑے لیڈر تھے ان پر مقدمہ چلایا جائے۔ تو جو لوگ اس غرض کے لئے انہوں نے چنے ان میں سے ایک وہ بھی تھا۔ چنانچہ اتحادی کورٹ میں اس پر مقدمہ چلایا گیا۔ اور اسے تین سال کے لئے قید کیا گیا۔ اور اس قید میں اس کے بیوی بچوں کو بھی شامل کیا گیا۔ تین سال کے بعد جب وہ قید سے رہا ہوا۔ تو اتحادیوں نے جرمن حکومت سے کہا کہ گو ہم نے اسے چھوڑ دیا ہے لیکن کچھ مدت تک تم بھی اسے اپنی نگرانی میں رکھو۔ چنانچہ تین سال تک جرمن حکومت نے بھی اسے قید رکھا۔ جب وہ قید سے رہا ہوا۔ تو چونکہ وہ ملک اور

قوم میں بہت اثر و رسوخ

رکھتا تھا۔ اس لئے اسے شمالی جرمنی کے بنک کا منیجر بنا دیا گیا۔ اب وہ فوت ہو چکا ہے۔ لیکن اس کا لڑکا اسلام کی طرف مائل ہو گیا ہے اور وہ کہتا ہے۔ کہ اگر اسلام میری سمجھ میں آگیا۔ تو میں جرمنی کے بڑے طبقہ کے لوگوں میں جو میرے خاندان سے تعلق رکھتے ہیں۔ تبلیغ اسلام شروع کر دوں گا۔

پھر پہلے مجھے علم نہیں تھا۔ لیکن وکالت تبشیر نے مجھ سے ذکر کیا تو معلوم ہوا کہ پروفیسر ٹلٹاک بھی نازی تھے۔ وکالت نے مجھے بتایا کہ

پروفیسر ٹلٹاک

نے ان سے ذکر کیا ہے کہ وہ بھی نازی تھے۔ اور نازیوں میں وہ ایک بڑے عہدہ پر تھے۔ انہوں نے بتایا ہے کہ میں ایڈمنسٹریٹو لائن میں تھا۔ پروپیگنڈہ لائن یا ملٹری میں افسر نہیں تھا۔ اس

لیے شکست کے بعد اتحادیوں نے مجھ پر مقدمہ نہیں چلایا۔ ورنہ میں ایس ایس میں افسر تھا۔ تو مجھ پر بھی مقدمہ چلایا جاتا۔ وہ گزشتہ پیر کو واپس گئے ہیں۔ اور اتوار کی شام کو انہوں نے مجھ سے بھی ذکر کیا کہ میرا نازیوں میں بہت بڑا اثر تھا۔ مجھے تنظیم دفاتر کے کام کا ہیڈ مقرر کیا گیا تھا۔ پھر دوسرے نوجوان کے متعلق ذکر ہوا تو انہوں نے کہا کہ اگر اس کے خاندان کے نام کا پتہ لگ جائے۔ تو میں اسے پہچان سکوں گا (خط میں اس کا نام نہیں دیا گیا تھا) بہرحال پروفیسر ٹلٹاک نے کہا کہ سارے نازی لیڈروں سے میرے تعلقات تھے۔ میں واپس جا کر اس نوجوان کا پتہ کروں گا۔ اور اس سے تعلقات قائم کرنے کی کوشش کروں گا۔ وہ نوجوان مسلمان تو نہیں ہوا۔ لیکن وہ اس خاندان سے تعلق رکھتا ہے۔ جس کی

ہٹلر کی حکومت میں

اتنی عظمت تھی۔ کہ اس کے باپ کو اتحادیوں نے خاص آدمیوں میں شمار کیا۔ اس پر مقدمہ چلایا اور اسے قید رکھا۔ اس سے پتہ لگتا ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ چاہے اور نازی لوگ جو کبھی وقت جرمنی کے بادشاہ تھے۔ ان میں اسلام پھیل جائے۔ تو چونکہ وہ ملک میں بڑا رسوخ رکھتے ہیں اس لئے بعید نہیں۔ کہ ان میں سے چند آدمیوں کے احمدی ہو جانے کے بعد سارے جرمنی میں اسلام ترقی کرنے لگ جائے۔

پچھلے سال جب میں مری میں تھا۔ تو میں نے ایک رؤیا دیکھا۔ کہ جرمن کے مبلغ کا ایک خط آیا ہے۔ کہ جرمنی کا ایک بہت بڑا آدمی احمدی ہو گیا ہے۔ بعد میں رؤیا ہی میں مجھے تار بھی آئی۔ اور اس میں بھی یہ لکھا تھا۔ کہ وہ احمدی ہو گیا ہے اور امید ہے کہ اس کے ذریعہ جرمنی میں جماعت کا اثر و رسوخ بڑھ جائے گا۔ یہ دونوں واقعات بتاتے ہیں کہ یہ اسی رؤیا کی تائیدیں ہیں۔ گو ابھی ان کی حیثیت ایک گٹھلی کی سی ہے۔ جو ابھی درخت نہیں بنا۔ لیکن ان سے امید پیدا ہوتی ہے۔ کہ جس خدا نے مری میں مجھے یہ باتیں بتائی تھیں۔ اور اب جنوری میں اس کی تائید میں باتیں بھی شروع ہو گئی ہیں۔ وہ اس کو پورا کرنے کے سامان بھی پیدا کر دے گا۔ اور کوئی بعید نہیں کہ جلد ہی جرمنی کے بااثر خاندانوں میں ایسے لوگ پیدا ہو جائیں جو اسلام سے محبت رکھتے ہوں۔ اور سارے جرمنی میں اس کی ترقی کے لئے کوشش کرنے والے ہوں۔

اسی دن پروفیسر ٹلٹاک نے

ایک اور بات بھی بیان کی

جو بڑی تکلیف دہ تھی۔ اور مرکزی دفتر کی سستی پر دلالت کرتی تھی۔ پروفیسر ٹلٹاک نے سرسری طور پر باتوں میں کہا کہ لطیف بڑا کارآمد شخص ہے۔ اور بڑی اچھی تبلیغ کر رہا ہے۔ لیکن اسے دیکھ کر رحم آتا ہے۔ اس کے پیٹ میں بیماری ہے۔ درد اٹھتی ہے تو اس کے ہاتھ مڑ جاتے ہیں۔ ڈاکٹر نے اسے کچھ گولیاں دی ہوئی ہیں۔ ان میں سے ایک دو گولیاں وہ کھا لیتا ہے۔ تو اسے آرام آجاتا ہے۔ پروفیسر ٹلٹاک نے مجھے کہا۔ کہ آپ اسے دو تین ہفتہ کے لئے ہسپتال میں داخل کیوں نہیں کرواتے۔ تاکہ وہ ڈاکٹروں کی زیر نگرانی رہے۔ اور اس مرض سے چھٹکارا حاصل کرے۔ میں نے کہا دو تین ہفتے تو کیا۔ میں تو اسے دو تین مہینہ تک بھی ہسپتال میں رکھنے کے لئے تیار ہوں۔ بشرطیکہ ڈاکٹر کہیں۔ کہ اتنے عرصہ تک اسے ہسپتال میں رکھنا مفید ہو سکتا ہے۔ پروفیسر ٹلٹاک کہنے لگے یہ تو بڑا اچھا عزم ہے۔ آپ اسے دو تین ہفتہ تک ہی ہسپتال میں ڈاکٹروں کی زیر نگرانی رکھیں۔ اسے دیکھ کر بڑا رحم آتا ہے۔ موٹر میں بیٹھا ہوتا ہے۔ اور یکدم اسے درد کا دورہ ہوتا ہے۔ تو اس کا ہاتھ مڑ جاتا ہے۔ وہ اسی وقت ڈبیہ سے دو گولیاں نکالتا اور کھا لیتا ہے۔ جس سے کچھ افاقہ ہو جاتا ہے۔ مجھے یہ سن کر بڑا افسوس ہوا۔ کہ مرکزی دفتر نے اس طرف توجہ نہیں کی۔ اب

میں نے دفتر کو حکم دیا ہے

کہ خرچ کا اندازہ لگاؤ۔ وہاں اکیلا ہے

اور مبلغ کو یہ بھی احساس ہوتا ہے۔ اگر وہ ہسپتال میں داخل ہو گیا۔ تو اس کے بعد تبلیغ کا کام کون کرے گا۔ اس لئے میں نے یہ بھی کہا ہے۔ کہ جرمنی میں ایک مبلغ بھجوانے کا انتظام کریں۔ اور دوسرے اخراجات کا اندازہ لگوائیں۔ تو دفتر نے اطلاع دی ہے کہ انہوں نے عبداللطیف صاحب کو لکھا ہے۔ کہ وہ خرچ کا اندازہ بھجوائیں لیکن ساتھ ہی لطیف صاحب کی بھی تار آ گئی ہے۔ کہ میں بیمار نہیں اچھا ہوں۔ لیکن معلوم ہوتا ہے۔ کہ یہ تار انہوں نے مرکز کی تسلی کے لئے دی ہے۔ اور محض ان کی قربانی اور اخلاص پر دلالت کرتی ہے۔ ورنہ جیسا کہ گواہیوں سے ثابت ہے۔ کہ وہ بیمار رہے) میں نے جب اپنی ایک بیٹی کو وہاں علاج کے لئے بھجوایا۔ تو وہاں تین پونڈ روزانہ خرچ ہوتا تھا۔ اگر لطیف ایک ماہ بھی ہسپتال میں رہے۔ تو اس حساب سے ۹۰ پونڈ بن جاتے ہیں۔ اور اتنی رقم ایک بڑی جماعت کے لئے اپنے ایک

مخلص مبلغ کی جان بچانے کے لئے

خرچ کرنا کوئی بڑی بات نہیں۔ یہ ساری رقم قریباً بارہ سو روپیہ بنتی ہے۔ اور ایک مبلغ جو ایک اہم جگہ پہ تبلیغ کر رہا ہے۔ اور بڑی محنت سے کام کر رہا ہے۔ اس کے لئے بارہ سو روپیہ کی رقم خرچ کرنا کوئی بڑی بات نہیں۔ اگر تحریک پر اس رقم کا خرچ کرنا بوجھ ہو تو خدا تعالیٰ کے فضل سے

اتنی رقم میں بھی دے سکتا ہوں

اور میں نے انہیں اس نیت سے لکھا تھا۔ کہ وہ اخراجات کا اندازہ لگائیں۔ تو رقم میں ہی دے دوں گا۔ باہر مبلغ بھیج کر دفتر کا بے پرواہی سے بیٹھ جانا نہایت افسوسناک ہے۔ آج ہی مجھے تحریک جدید سے ایک کارکن کی طرف سے اطلاع آئی ہے کہ فلاں ضروری کام کے متعلق میں نے تحریک جدید کو کئی دفعہ لکھا ہے۔ اور کئی دفعہ رپورٹ بھی جا چکا ہوا مگر ابھی تک مجھے کوئی جواب نہیں ملا۔ میں نے اس کے متعلق بھی دفتر کو لکھا ہے۔ اس کا جواب آئے گا۔ تو پتہ لگے گا کہ کیا بات ہے۔ بہرحال

یہ بات میرے علم میں ہے

کہ لطیف پہلے بھی بیمار تھا۔ جب وہ جرمنی گیا ہے۔ تب بھی بیمار تھا۔ لیکن اس نے کام چھوڑا نہیں بلکہ برابر کرتا رہا۔ ایسے آدمی کے لئے چاہئے تھا کہ اگر وہ نہ بھی لکھتا۔ تب بھی خرچ مہیا کیا جاتا۔ اور اسے ہسپتال میں داخل کرایا جاتا۔ تاکہ وہ اپنا علاج کرا سکتا۔

بہرحال جرمنی میں خدا تعالیٰ کے فضل سے احمدیت اور اسلام کی ترقی کے امکانات پیدا ہو رہے ہیں۔ اور

سب سے بڑی بات یہ ہے

کہ گیارہ سال ہوتے ۱۹۴۷ء کی بات ہے۔ میں نے رؤیا میں دیکھا۔ کہ ہٹلر ہمارے گھر میں آیا ہے۔ پہلے مجھے پتہ لگا۔ کہ ہٹلر قادیان میں آیا ہوا ہے۔ اور مسجد اقصیٰ میں گیا ہے۔ میں نے اس کی طرف ایک آدمی دوڑایا اور کہا کہ اسے بلا لاؤ۔ چنانچہ وہ اسے بلا لایا۔ میں نے اسے ایک چارپائی پر بٹھا دیا۔ اور اس کے سامنے میں خود بیٹھ گیا۔ میں نے دیکھا کہ وہ بے تکلف وہاں بیٹھا تھا۔ اور ہمارے گھر کی مستورات بھی اس کے سامنے بیٹھی تھیں۔ میں حیران تھا کہ ہماری مستورات نے اس سے پردہ کیوں نہیں کیا۔ پھر مجھے خیال آیا۔ کہ ہٹلر چونکہ احمدی ہو گیا ہے۔ اور میرا بیٹا بن گیا ہے۔ اس لئے ہمارے گھر کی مستورات اس سے پردہ نہیں کرتیں۔ پھر میں نے اسے دعا دی اور کہا اے خدا تو اس کی حفاظت کر اور اسے ترقی دے۔ پھر میں نے کہا وقت ہو گیا ہے۔ میں اسے چھوڑ آؤں چنانچہ میں اسے چھوڑنے کے لئے گیا۔ میں اس کے ساتھ جا رہا تھا۔ اور یہ خیال کر رہا تھا۔ کہ میں نے تو اس کی ترقی کے لئے دعا کی ہے۔ اور ہم انگریزوں کے ماتحت ہیں اور ان کے ساتھ اس کی لڑائی ہے۔ یہ میں نے کیا کیا ہے۔ لیکن پھر مجھے خیال آیا۔ کہ وہ ہٹلر عیسائی ہے۔ اور یہ ہٹلر احمدی ہو چکا ہے۔ اس لئے اس کے لئے دعا کرنے میں کوئی حرج نہیں۔

یہ رؤیا بھی بتاتی ہے۔ کہ نازی قوم اسلام کی طرف توجہ کرے گی۔ اور ایک ہی ہفتہ میں اس بات کا پتہ لگتا کہ ایک بڑے نازی لیڈر کا لڑکا اسلام کی طرف مائل ہے۔ اور اس میں دلچسپی لے رہا ہے۔ اور پھر پروفیسر ٹلڈاک کا بتانا کہ وہ خود بھی نازیوں کے بڑے لیڈر رہتے۔ بتا رہا ہے کہ اللہ تعالیٰ ایک رَو چلا رہا ہے۔ اور اس نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زبان سے جو یہ بات نکلوائی تھی۔ کہ

آ رہا ہے اس طرف احرار یورپ کا مزاج
نبض پھر چلنے لگی مُردوں کی ناگہ زندہ وار

وہ پوری ہو رہی ہے۔ احرار یورپ آہستہ آہستہ ایک ایک دو دو تین تین چار چار پانچ پانچ کر کے اسلام میں داخل ہو جائیں گے۔ اور

دنیا حیران ہو گی

کہ وہ قوم جو اسلام کی شدید دشمن تھی۔ اس کی حمایت کیوں کرنے لگی ہے۔ اور وہ قوم جو اسلامی حکومتوں کو نقصان پہنچایا کرتی تھی۔ وہ اب ایک ایک کر کے دو دو کر کے اسلامی حکومتوں کو قائم کیوں کرنے لگی ہے۔ غرض یہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیشگوئیاں ہیں۔ جو پوری ہو رہی ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام تو فوت ہو گئے۔ آپ نے اپنی زندگی میں یہ نظارے نہیں دیکھے لیکن دنیا میں یہی ہوتا ہے کہ باپ درخت لگاتا ہے۔ اور بیٹے اس کے پھل کھاتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک درخت لگایا۔ اور اب آپ کے روحانی بیٹے یعنی احمدی اس کے پھل کھائیں گے۔ دوسرے لوگ آپ کو کافر کہتے ہیں۔ لیکن

جب یورپ احمدی ہو گیا

تو اس درخت کا پھل کھانے کے لئے وہ بھی آ جائیں گے۔ جیسے کوئی شخص پھلدار درخت لگاتا ہے۔ تو جس وقت اس کا پھل پکتا ہے۔ تو وہ خود پھل کھائے یا نہ کھائے۔ منگتے پہلے ہی آ جاتے ہیں۔ اسی طرح جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیشگوئی پوری ہو گی۔ اور احرار یورپ اسلام قبول کریں گے۔ تو جو مولوی اس وقت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو گالیاں دے رہے ہیں۔ وہ بھی اپنے کشکول لٹکائے کر آ جائیں گے۔ اور کہیں گے ہمیں بھی کچھ دو۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں۔

اے دل تو نیز خاطر ایناں نگاہ دار
کآخر کنند دعوئے حب پیمبرم

اس وقت حضرت صاحب کا یہ شعر یاد کرائے وہ کہیں گے۔ کہ آپ کے سلسلہ کے بانی نے خود کہا ہوا ہے کہ ان لوگوں کا بھی خیال رکھو آخر یہ بھی تو

رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی محبت کا دعویٰ

کرتے ہیں۔ پھر تمہارا دل چاہے نہ چاہے بہرحال تمہیں کچھ نہ کچھ انہیں دینا پڑے گا۔ اگر تم انہیں نہیں دو گے۔ تو دوسرے لفظوں میں تم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو جھوٹا قرار دو گے۔ پس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت اور آپ کے الہامات کو سچا ثابت کرنے کے لئے چاہئے۔ تمہیں ان کی گالیاں کتنی بھی یاد آئیں۔ تم کہو گے۔ کہ اپنا کشکول ہٹا لاؤ۔ تاکہ ہم اس میں

تمہارا حصہ ڈال دیں

بلکہ تمہیں کہنا پڑے گا۔ کہ پہلے تم کھاؤ۔ پھر ہم کھائیں گے۔

گائے کی حفاظت

پنڈت جواہر لال نہرو نے بنارس میں تقریر کرتے ہوئے فرمایا کہ دوسرے ملکوں میں جہاں گائے کی پوجا نہیں ہوتی ان کی پرورش بہت اچھے طریقہ پر ہوتی ہے۔ مجھے لوگوں کے جذبات کا احساس ہے لیکن قانون بنانے سے گائے کا تحفظ نہیں ہو سکتا۔ آپ نے یہ بھی کہا کہ یو پی کے بعض حصوں میں آوارہ گایوں نے کھیتوں کو برباد کرنا شروع کر دیا ہے اور کسان چلا رہے ہیں کہ انہیں اس یورش سے بچایا جائے۔

ہمارے خیال میں یہ کہنا کہ قانون کے ذریعہ گائے کی حفاظت نہیں ہو سکتی بعد از وقت ہے۔ قانون بن چکا ہے۔ عوام کے مذہبی جذبات کو تسکین ہوئی۔ اور پرانے خواب کی تعبیر پوری ہوئی۔ اس لئے اب یہ کہنا بے سود ہے۔ کہ قانون کے ذریعہ گائے کی حفاظت نہیں ہو سکتی۔ ضرورت اسباب کی ہے۔ کہ ہر ہندو کے گھر ایک گائے ہو اور حکومت ان کے چارے کا انتظام کرے۔ قانون بن چکا ہے تو اس سے فائدہ بھی اٹھانا چاہئے۔

(الجمعیت دہلی ۲۱ ۲؍ ۵۷)

قادیان میں جلسہ مصلح موعود

(۲۰ر فروری ۵۷ء)

(از مکرم چوہدری عبدالقدیر صاحب واقف زندگی قادیان)

جلسہ کی کارروائی ۹ ۳/۴ بجے مسجد اقصےٰ میں زیر صدارت مکرم حکیم خلیل احمد صاحب ناظر تعلیم و تربیت شروع ہوئی۔ جلسہ کا سٹیج مسجد کے پرانے حصہ کے برآمدہ میں زیر ہدایت حضرت بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی قائمقام ناظر اعلیٰ و امیر مقامی بنایا گیا۔ سٹیج کے چار فٹ مغرب میں وہ مقام تھا جس جگہ کرسی پر تشریف فرما کر سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ۱۹۰۰ء میں عید الاضحیہ کا خطبہ بامر الہیٰ عربی زبان میں دیا جسے خطبہ الہامیہ کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔ چنانچہ اسی مقام پہ وہی کرسی اسی طور پر بچھائی گئی۔ جیسا کہ خطبہ الہامیہ کے وقت بچھائی گئی تھی۔

جلسہ کا افتتاح حافظ اللہ دین صاحب نے تلاوت قرآن مجید سے کیا۔ اس کے بعد یونس احمد صاحب اسلم نے حضرت مصلح موعود ایدہ الودود کا کلام خوش الحانی سے سنایا۔ جس کا پہلا شعر یہ تھا

کرو جان قربان راہِ خدا میں
بڑھاؤ تم قدم طریق وفا میں

پہلی تقریر ولی الدین صاحب حیدرآبادی متعلم مدرسہ احمدیہ قادیان نے کی۔ جس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات بابت پیشگوئی مصلح موعود پڑھ کر سنائیں۔

دوسری تقریر مولوی عمر علی صاحب فاضل نے حضرت مصلح موعود ایدہ الودود کے ذاتی اوصاف کے موضوع پر کی۔ اور پیشگوئی حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور سابقہ انبیاء کرام کی پیشگوئیوں کو سنا کر آپ پر منطبق کیں۔ اس موقع پر حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔اے کی مرسلہ افسوسناک تار پہنچی کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پرانے صحابی حضرت ڈاکٹر غلام غوث صاحبؓ اللہ کو پیارے ہو گئے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ یہ اطلاع جملہ سامعین کے لئے بہت افسوس کا باعث ہوئی۔ اللہ تعالےٰ مرحوم پر بے شمار رحمتیں کرے۔ آمین

تیسری تقریر چوہدری سعید احمد صاحب بی۔اے آنرز محاسب نے حضرت مصلح موعود کے کارناموں کے موضوع پر فرمائی۔ کہ باوجود انتہائی مشکلات کے کس طرح آپ نے ثابت قدمی سے جماعت کی قیادت فرما کر ترقی کی راہ پر گامزن رکھا۔

اسکے بعد عطاء الرحمٰن صاحب عباسی نے حضرت مصلح موعود ایدہ الودود کے کلام سے نظم سنائی جس کا پہلا شعر یہ ہے کہ

آ آکہ تیری راہ میں ہم آنکھیں بچھائیں
آ آکہ سینے سے تجھے اپنے لگائیں

چوتھی تقریر کریم الدین صاحب حیدرآبادی متعلم مدرسہ احمدیہ نے کی۔ ان کی تقریر کا موضوع تھا کہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ ہی مصلح موعود ہیں۔ آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات سے یہ ثابت کیا۔

اس کے بعد شیخ مسعود احمد صاحب نے خلیل احمد صاحب اختر متعلم جامعۃ المبشرین ربوہ کی نظم جو حضرت سیدنا محمود ایدہ اللہ تعالےٰ کے بارہ میں لکھی ہوئی ہے حاضرین کو سنائی۔

پانچویں تقریر محمد عمر صاحب مالاباری متعلم مدرسہ احمدیہ نے نہایت اچھے پیرائے میں حضرت مصلح موعود سے جماعت کی محبت کے موضوع پر کی۔ اس تقریر پر جناب ناظر صاحب دعوۃ و تبلیغ نے انہیں ایک روپیہ انعام دیا۔

چھٹی تقریر مکرم جناب مولوی بشیر احمد صاحب مبلغ سلسلہ احمدیہ دہلی نے فرمائی جس میں انہوں نے ثابت کیا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی کے مطابق سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ہی مصلح موعود ہیں۔

ساتویں تقریر جناب مولوی محمد ابراہیم صاحب ہیڈ ماسٹر مدرسہ احمدیہ قادیان نے فرمائی۔ جس میں آپ نے بالوضاحت بتایا کہ منکرین ہمیشہ پیشگوئیوں کے الفاظ کو محرف و مبدل کر دیتے ہیں۔ جس طرح عیسائیوں نے کیا ہے یا اب پیغامی توجیہات کر رہے ہیں

ازاں بعد گیانی عبداللطیف صاحب نے حضرت مصلح موعود کے بارہ میں پنجابی کی خود تیار کردہ نظم حاضرین کو سنائی جس میں پیشگوئی مصلح موعود کے الفاظ کو نظم کیا گیا تھا۔

اس کے بعد مظفر احمد ابن مکرم حکیم خلیل احمد صاحب نے حضرت مصلح موعود ایدہ اللہ کے بارہ میں چھوٹی سی لکھی ہوئی تقریر پڑھ کر سنائی جس میں برکات مصلح موعود کا تذکرہ کرتے دوستوں کو دعا کی تحریک کی گئی تھی۔

نائیں تقریر چوہدری محمد طفیل صاحب نے کی۔ جس کا عنوان تھا "سیدنا حضرت مصلح موعود میری نظروں میں"۔ اس بارہ میں انہوں نے بعض دلچسپ واقعات سنا کر ان کو پیشگوئی کے الفاظ پر منطبق کیا۔

اس کے بعد عارف الدین نے مکرم قاضی ظہور الدین صاحب اکمل کے کلام میں سے ایک نظم جو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی شان میں لکھی تھی دوستوں کو سنائی۔

بعدہٗ شبیر احمد ابن مولوی بشیر احمد صاحب باشگروی نے "یوم مصلح موعود" کے بارہ میں لکھی ہوئی تقریر سنائی۔ اور پھر حبیب اللہ صاحب صادق ابن مکرم سراج دین صاحب موذن نے اپنی بنائی ہوئی نظم سنائی جو حضرت مصلح موعود کے بارہ میں تھی اس نظم پر انہیں مکرم سید محمد شریف صاحب کی طرف سے ایک روپیہ انعام دیا گیا۔

گیارھویں تقریر مکرم مولوی محمد حفیظ صاحب فاضل نے بعنوان حضرت مصلح موعود کے اصلاحی کارنامے پر فرمائی۔ اس میں آپ نے سیرت النبیؐ کے جلسوں کے انعقاد کی ابتداء اور وجہ تسمیہ مدرسہ احمدیہ کا قیام۔ تحریک جدید کا اجراء اور تعلق باللہ کے بارہ میں حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے کام کی تفصیل اور اس کے نتائج بتائے۔

بعدہٗ یونس احمد صاحب اسلم نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا وہ دعائیہ کلام جو حضور کی مبشر اولاد کے بارہ میں ہے خوش الحانی سے سنایا۔ نیز سید شہامت علی صاحب کی تیار کردہ نظم بھی سنائی

آخر میں صاحب صدر مکرم حکیم خلیل احمد صاحب نے صدارتی ریمارکس دیئے۔ اور حضرت بھائی عبدالرحمٰن صاحب دوستوں کو بہ تکرار یہ شعر پڑھ کر اس پر عمل پیرا ہونے کی تلقین کی کہ

اے دوستو پیارو عقبیٰ کو مت بسارو
کچھ زاد راہ لے لو کچھ کام میں گزارو

علاوہ ازیں حضرت بھائی جی نے وہ جگہ بھی دوستوں کو بتائی۔ جہاں تشریف فرما کر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے خطبہ الہامیہ ارشاد فرمایا۔ نیز اُن مقامات کی بھی نشاندہی کی جہاں حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ اور حضرت مولوی عبدالکریم صاحب رضی اللہ عنہ بیٹھ کر ساتھ کے ساتھ خطبہ قلم بند کرتے جا رہے تھے۔ حسن اتفاق سے اس اجلاس میں دو ایسے صحابہ کرام یعنی حضرت منشی نور محمد صاحب نزیل قادیان اور حضرت بابا سلطان احمد صاحب درویش قادیان بھی موجود تھے جنہوں نے حضرت بھائی جی کے بیان کی کھڑے ہو کر تصدیق کی۔ بعدہٗ ایک لمبی پرسوز دعا کے ساتھ جلسہ برخواست ہوا۔ اس بابرکت دن کی خوشی میں تمام حاضرین میں مٹھائی تقسیم کی گئی۔ اور بعد عصر خدام درویشان ورزشی مقابلے میں بھی شریک ہوئے۔

مستورات کا جلسہ

اگرچہ مسجد اقصےٰ ہی میں مستورات کے لئے پردہ کا انتظام کیا گیا تھا جس میں بعض مستورات شریک ہوئیں مگر دو بجے کے قریب مدرسۃ البنات میں لجنہ اماء اللہ کے زیر اہتمام مستورات نے اس عظیم الشان نشان آسمانی پر روشنی ڈالتے ہوئے*

۲۰ر فروری سنہ ۱۸۸۶ء

(از جناب قاضی محمد ظہور الدین صاحب اکمل ربوہ)

پھر بیس ۲۰ فروری کا ہے اعجاز سامنے — اللہ کا دیا ہوا اعزاز سامنے
سوز و گدازِ عشق مسیح محمدی — لایا ہے حُسنِ یار بصد ساز سامنے
یہ ہے دعاء مہدی موعود کا اثر — مصلح وہی ہے بادِ گر انداز سامنے
فضلِ عمر ہے مصلحِ موعود کبریا — اسلام کے شیوع کا ہے کارساز سامنے
ختم الرسلؐ کے دین کو کرنا ہے سربلند — اس کے لئے ہے سخت تگ و تاز سامنے
اب پورا ہوگا وعدہ کا لمِلح کشر و قتل — دجال و جوج کر رہے تھے ناز سامنے
توحید کے قیام میں ہیں مشکلات ہی — جب تک کوئی رہے بُت طنّاز سامنے
ناکامیوں کا سامنا ہوگا جو رکھتا ہے — دُنیائے دُوں کی حرص و طمع آز سامنے

اکمل کو فتحیابیٔ مسلم کا ہے یقیں
قرآنِ پاک کے ہیں بہی لاز سامنے

---

* الگ جلسہ منعقد ہوا۔ جلسہ کے تقریری پروگرام کے بعد اس جگہ بھی مٹھائی تقسیم کی گئی۔ نیز سکول کی بچیوں نے مختلف کھیلوں میں حصہ لیا۔ ان میں نمایاں پوزیشن حاصل کرنے والیوں کو لجنہ کی طرف سے انعامات بھی دیئے گئے۔ اس طرح

خلافتِ ثانیہ سے عقیدت اور آئندہ انتخاب خلیفہ کے طریق پر بھارت کی احمدیہ جماعتوں کا شرح صدر

ریزولیوشن جماعت ہائے احمدیہ حیدرآباد و سکندرآباد

جماعت ہائے احمدیہ حیدرآباد و سکندرآباد کا یہ غیر معمولی اجلاس زیر صدارت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر دعوت و تبلیغ قادیان بمقام احمدیہ جوبلی ہال حیدرآباد دکن بتاریخ یکم فروری ۱۹۵۷ء بعد نماز جمعہ منعقد ہوا۔ یہ اجلاس اپنے پیارے آقا و مطاع حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز المصلح الموعود کے ساتھ اپنی گہری عقیدت و وفاداری کا اظہار کرتا ہے۔ حضور کا ہم پر بہت بڑا احسان ہے کہ حضور نے مخالفین کی دیرینہ سازشوں کی تاریخ واضح فرما دی جس سے نہ صرف یہ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس رؤیا وکشف کہ "مصلح موعود دل کا حلیم ہوگا" اظہار ہوتا ہے۔ کہ کس طرح ایک عرصہ تک اصلاح کا موقعہ دیا جاتا رہا بلکہ ہم کو اس امر کی توفیق نصیب ہوئی کہ ہم ان اشرار سے بیزاری کا اظہار کریں سو ہم تمام افراد جماعت حضور کو یقین دلاتے ہیں کہ ہم ان فتنہ پردازوں سے انتہائی بیزار ہیں اور حضور کی خلافت کے ساتھ کامل طور پر وابستہ ہیں۔ حضور نے جو ہدایات اور اصول انتخاب خلافت کے بارے میں تجویز فرمائے ہیں ہم وعدہ کرتے ہیں کہ ہم اس کی کامل پابندی کریں گے

ریزولیوشن جماعت احمدیہ یادگیر

ہم افراد جماعت احمدیہ یادگیر و دیگر احباب جماعت جو مختلف جماعتوں سے یادگیر کے جلسہ میں شرکت کے لئے آئے ہیں۔ ان کا غیر معمولی اجلاس زیر صدارت حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر دعوت و تبلیغ قادیان بمقام احمدیہ مسجد یادگیر بتاریخ ۲۵ جنوری ۱۹۵۷ء بعد نماز جمعہ منعقد ہوا۔ جس میں یہ طے کیا گیا کہ ہم تمام افراد جماعت احمدیہ یادگیر و دیگر علاقہ جات اللہ تعالیٰ کے حضور یہ عہد اور عزم صمیم کرتے ہیں کہ ہم خلافت حقہ کے قیام کے لئے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے قائم فرمایا اور جو آج ہمارے لئے ہمارا پیارا آقا واجب الاطاعت خلیفۃ المصلح الموعود حضرت مرزا بشیرالدین محمود احمد صاحب خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے وجود بابرکت میں جان مال وعزت و آبرو کو اس خلافت حقہ کے ساتھ وابستگی میں قربان کر دیں گے۔ اور ہم حضور کو یقین دلاتے ہیں کہ ہم سب بچے، بڑے، عورتیں اور مرد کی خلافت کے ساتھ وابستہ ہیں۔ انشاء اللہ اس تعلق کو دنیا کی کوئی طاقت جدا نہیں کر سکتی اور دشمن کو ہمیشہ ناکامی کا منہ دیکھنا ہوگا۔ یہ خدا کا فضل و احسان ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضور کے ذریعہ ہمیں ان مخفی سازشوں کا پتہ دیا جو حالیہ پیدا شدہ فتنہ سازوں کی طرف سے رونما ہوئی ہیں ہم افراد جماعت ان تمام فتنہ سازوں کے فتنوں سے انتہائی بیزار ہیں حضور نے جو آئندہ ہدایات اور اصول خلافت سے متعلق ارشاد فرمائے ہیں ان سب کے کاملاً تعمیل کا ہم عہد کرتے ہیں کہ ہم اس کی پوری پوری پابندی کریں گے اور دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو جماعت کے سر پر تادیر قائم رکھے اور سارے وعدہ جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے اسلام کی ترقی کے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الہامات میں دیئے گئے ہیں۔ اور جو خود حضور سے فرمائے گئے، وہ حضور کی حیات میں ہی پورے ہوں۔ آمین۔

ریزولیوشن جماعت احمدیہ تیماپور

جماعت احمدیہ تیماپور کا یہ ایک غیر معمولی اجتماع بمقام تکہ مسجد تیماپور بتاریخ ۲۷ جنوری ۱۹۵۷ء بوقت بعد نماز ظہر و عصر زیر صدارت حضرت صاحبزادہ میاں وسیم احمد صاحب ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان منعقد ہوا جس میں طے کیا گیا کہ ہم ساری جماعت کے افراد حضرت اقدس امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو موعود خلیفہ برحق اور المصلح الموعود سمجھتے ہیں۔ اور اس خلافت حقہ پر ایمان رکھتے ہیں۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے قائم فرمائی، اور اسی پر جان دینا اپنے لئے باعث سعادت سمجھتے ہیں۔ حالیہ پیدا شدہ فتنہ اللہ رکھا و غیرہم یا اس رنگ کے دوسرے افراد کی مذموم حرکات کو سخت نفرت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں اور ان اشرار کے فتنہ سے ہم بالکل بیزار ہیں۔ یہ حضور کا ہم پر احسان عظیم ہے کہ حضور نے اس فتنہ کی قلعی کھول دی۔ جو ہدایات حضور نے آئندہ خلافت سے متعلق دی ہیں اس کی پوری پوری پابندی جماعت ہذا کرے گی ہم دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہم سب جماعت کو حضور کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا کرے۔

علاقہ جنوبی ہند کی جماعتوں کی طرف سے

حضرت مفتی محمد صادق صاحب رضی اللہ عنہ کی وفات پر تعزیتی قراردادیں

ریزولیوشن جماعت ہائے احمدیہ حیدرآباد و سکندرآباد

ہم جماعت ہائے احمدیہ حیدرآباد و سکندرآباد کا یہ غیر معمولی اجلاس جو زیر صدارت حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر دعوت و تبلیغ قادیان مشرقی پنجاب بمقام احمدیہ جوبلی ہال حیدرآباد بتاریخ یکم فروری ۱۹۵۷ء بعد نماز جمعہ منعقد ہوا یہ طے کرتا ہے کہ حضرت مفتی محمد صادق صاحب رضی اللہ عنہ کی وفات پر اپنے گہرے رنج و غم کا اظہار کرتے ہیں۔ اور حضرت مفتی محمد صادق صاحبؓ کے پسماندگان سے اظہار ہمدردی کرتے ہیں۔ حضرت مفتی محمد صادق صاحب رضی اللہ عنہ کی جدائی سے جماعت میں جو خلاء پیدا ہوا ہے اس کے لئے ہم اللہ تعالیٰ سے دعا گو ہیں کہ وہ خود اپنے فضل سے پُر کرے۔ حضرت مفتی صاحب سلسلہ کے دیرینہ خادم اور بے شمار صفات کے مالک تھے۔ وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے عاشق صادق تھے اور ساری زندگی ہی اس عشق کے عملی اظہار میں گزار دی ہم تمام جماعت کے افراد دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت مفتی محمد صادق صاحبؓ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ علیین میں مقام عطا کرے اور یہ بھی دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اُن کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا کرے۔

ریزولیوشن جماعت احمدیہ یادگیر

جماعت احمدیہ یادگیر و دیگر افراد جماعت احمدیہ کا جو یادگیر کے ۲۶ویں سالانہ جلسہ میں شرکت کے لئے یادگیر تشریف لائے اور جو اس وقت جمع ہیں کا یہ غیر معمولی اجلاس زیر صدارت حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر دعوت و تبلیغ قادیان بمقام احمدیہ مسجد یادگیر بتاریخ ۲۵ جنوری ۱۹۵۷ء بوقت بعد نماز جمعہ منعقد ہوا۔ جس میں یہ طے کیا گیا کہ ہماری قابل صد فخر ہستی حضرت مفتی محمد صاحبؓ کی وفات کے باعث جماعت احمدیہ یادگیر و دیگر افراد جماعت احمدیہ کے قلوب سخت مغموم ہیں کہ ایک ایسی ہستی ہمارے درمیان سے اُٹھ گئی جو "محبِ صادق" کے نام سے اپنے اس عشق کی وجہ سے مشہور تھی جو اس زمانہ کے نبی اللہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا عطا کیا ہوا تھا۔ اور جس ہستی نے اپنی ساری زندگی خدمتِ دین میں عملاً صرف کر دی۔ جس کے صادق کارناموں کے دوست و دشمن سب معترف و مداح ہیں۔ حضرت مفتی صاحبؓ کا وجود جماعت کے لئے ایک نعمت غیر مترقبہ تھا اللہ تعالیٰ حضرت مفتی محمد صادق صاحبؓ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ علیین میں جگہ دے اور آپ کے پسماندگان کو صبر جمیل عطا کرے ہمارے پیارے آقا و مطاع حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو جو غم حضرت مفتی صاحبؓ کی وفات سے ہوا ہے۔ اس کا بھی صبر اللہ تعالیٰ حضور کو خود عطا کرے اور ایسے اعوان و انصار موجودہ احمدیت کی نسل سے عطا کرے جو ان اسلاف کے نقش قدم پر چلنے والے ہوں اور ان کا نعم البدل ثابت ہوں۔

ریزولیوشن جماعت احمدیہ تیماپور

جماعت احمدیہ تیماپور کا یہ ایک غیر معمولی اجلاس بمقام تکہ مسجد تیماپور بتاریخ ۲۷ جنوری ۱۹۵۷ء بوقت بعد نماز ظہر و عصر زیر صدارت حضرت صاحبزادہ میاں وسیم احمد صاحب ناظر دعوت و تبلیغ قادیان منعقد ہوا۔ جس میں طے کیا گیا کہ

ہم سارے جماعت کے افراد حضرت مفتی محمد صادق صاحبؓ کی وفات پر اپنے گہرے رنج و غم کا اظہار کرتے ہیں اور حضرت مفتی صاحبؓ کے پسماندگان کی خدمت میں صبر جمیل عرض کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ جماعت کے اس خلاء کو اپنے فضل سے کسی نعم البدل کی صورت میں پُر کرے اور جماعت کو حضرت مفتی صاحبؓ کی طرح باعمل مرد مومن بننے کی توفیق عطا کرے۔ اور حضرت مفتی صاحبؓ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ علیین میں جگہ عطا کرے۔

پہلوں کے نقش قدم پر

(از مکرم مولوی محمد ابراہیم صاحب فاضل قادیانی)

کس قدر تعجب کا مقام ہے کہ انسان دوسروں کے گذشتہ احوال بیان کرتے۔ اُن کی لغزشوں کی کُنہ اور اصلیت تلاش کرنے میں تو بڑا ہی لطف محسوس کرتا ہے۔ لیکن جب اُسے اُنہیں بنیادوں پر اپنے موقف پر غور کرنے کی دعوت دی جائے تو جھٹ بھڑ اٹھتا ہے۔ چنانچہ فی زمانہ بیسیوں علماء فضلاء کے اُن مضامین اور وعظ و تذکیر کے مقالات پر غور فرمائیے کس قدر روانی ہے۔ ان کے بیان میں کس سبق آموز طریق پر امم سابقہ کے ایمان و انکار کے احوال بیان کرنے میں مہارت رکھتے ہیں۔ مگر خاطر جمع رکھیئے یہ سب بیانات کاغذ کی زینت بننے یا سٹیج پر تعریفی نعرے سننے کے لئے ہی ہوتے ہیں۔ ورنہ عمل کے میدان میں چنداں حقیقت نہیں رکھتے۔ کیونکہ عملی طور پر بیان کردہ واقعات سے روحانی اصلاح کے طور پر سبق حاصل کرنے کی مطلقاً ضرورت محسوس نہیں کی جاتی اس طرح ان کے قول و فعل میں بُعد المشرقین نظر آتا ہے۔

چنانچہ ذیل میں چوہدری غلام احمد صاحب پرویز مؤلف "معارف القرآن" کے ایک مضمون "امام الزمان کے انکار کی وجوہات" میں بیان کردہ نظریات کا اسی طور سے تجزیہ کیا گیا ہے۔ ایک طرف آپ پرویز صاحب کے بیان کردہ اُن تفصیلی وجوہات انکار کو مطالعہ کریں اور دوسری طرف اس بات پر غور کریں کہ اس قسم کے پیش آمدہ حالات پر موجودہ زمانہ کے مامور کے دعوے پر غور کرنے وقت سرے سے ان باتوں کو کیوں بُھلا دیا جاتا ہے۔ جبکہ فی زمانہ لوگوں کی روحانی حالت پہلے سے کہیں زیادہ بگڑی ہوئی ہے۔ کیا اس سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ پرویز صاحب وغیرہ خود ہی پہلے زمانہ کے منکرین کے قدم بقدم مار رہے ہیں اور دیگراں را نصیحت خود میاں فضیحت کا نمونہ ہیں۔ (ایڈیٹر)

چوہدری غلام احمد صاحب پرویز مؤلف معارف القرآن یہ تمہید باندھ کر کہ ایک بچہ زبان سے متاثر ہوتا ہے۔ اور جب وہ حروف، الفاظ اور لب ولہجہ کی حرکات وسکنات سے ایسا متاثر ہوتا ہے کہ ایک زبان بولنے لگتا ہے تو گردوپیش کے دیگر احوال وکوائف سے اثر پذیر کیوں نہ ہو؟

زبان کی اثر پذیری چونکہ الفاظ کے محسوس پیکر میں ہمارے سامنے آجاتی ہے۔ اس لئے ہم اسے ناپ لیتے ہیں۔ لیکن خیالات کی اثر پذیری چونکہ بچہ کے قلب و دماغ میں غیر محسوس طور پر پرورش پاتی ہے۔ اس لئے ہم اس کا احساس نہیں کرتے۔ کرنا چاہیں تو کر سکتے ہیں جنہوں نے کرنا چاہا انہوں نے ان غیر محسوس خیالات کو بھی ناپ اور تول کر دیکھ لیا۔ علم تجزیہ نفس کی بنیاد ہی اس اصول پر ہے۔ بہرحال یہ ایک حقیقت ہے۔ کہ انسان کا بچہ اپنے وراثتی اور ماحولی اثرات کا پیکر ہوتا ہے۔ اور یہی نقوش و اثرات آہستہ آہستہ وہ محکم چٹانیں بن جاتے ہیں۔ جن پر اس کے نظریات زندگی اور معتقدات حیات کی ثریا بوس عمارتیں قائم ہو جاتی ہیں۔

یہ اثرات جب تواتر سے نسلاً بعد نسل منتقل ہوتے چلے آئیں تو ان کی ابتداء کتنی ہی غلط نہج پر کیوں نہ ہوئی ہو رفتہ رفتہ اس قوم کے نزدیک یہی صداقت و حقیقت کا معیار بن جاتے ہیں جنکہ اس قوم کے فرد انتہائی خوش عقیدگی سے دل کے تاریک ترین گوشوں میں سینے سے لگائے ہوتے ہیں۔ اور یہ غلط نظریات ان کے نزدیک ایسی گراں بہا متاع کی شکل اختیار کر جاتے ہیں کہ ان کا چھوڑنا تو ایک طرف چھوڑنے کے تصور تک سے وہ اس طرح کانپ اُٹھتے ہیں۔ گویا ان کی کائنات لٹی جارہی ہے۔ غلط نظریات و معتقدات کے یہ حسین و دلفریب پردے اتنے دبیز ہوتے ہیں۔ کہ فطرت صحیحہ ان کے نیچے دب جاتی ہے۔ اور آہستہ آہستہ اس کا گلا اس طرح گھٹ جاتا ہے۔ کہ کچھ عرصہ کے بعد محسوس بھی نہیں ہوتا کہ وہ کہیں زندہ بھی ہے یا نہیں۔

اب سوال یہ ہے کہ ان پردوں کو کون اُٹھائے۔ اس خالص ماحول میں تو کم و بیش ہر ایک وراثتی اثرات سے متاثر ہوتا ہے۔

مبدأ فطرت کی کرم گستری نے یہ انتظام اپنے ذمہ لیا ہے کہ وقتاً فوقتاً ایسے پیغامات اس کی طرف سے آتے رہیں جو وراثت و ماحول کے تمام اثرات سے محفوظ و غیر متاثر اور انسان کی فطرت صحیحہ کے عین مطابق و موافق ہوں۔ دنیا میں سلسلہ وحی و رسالت کی یہی رسم اور انتظام رشد و ہدایت کی یہی غایت ہے۔ یعنی انسان کی فطرت صحیحہ وراثت اور ماحول کے اثرات سے مسخ ہو جاتی ہے۔ اور پیغام خداوندی ان غیر فطری اثرات کو دور کرنے کے لئے بھیجا جاتا ہے۔ سعید روحیں فطرت سے ہم آہنگ پیغام کو ہمارا پہچانا ہوا معروف آواز سمجھ کر اسے قبول کر لیتی ہیں۔ سرکش و متمرد انسان اپنے وراثتی معتقدات کو ایسا محکم اور یقینی خیال کر لیتا ہے۔ کہ ان میں کسی قسم کے رد و بدل پر آمادہ نہیں ہوتا اور اسے ہزار دعوت غور و فکر دیجئے۔ وہ اس پیغام کو درخور اعتناء نہیں سمجھتا۔ حق و باطل، خیر و شر، کفر و اسلام کی یہی کشاکش ہے جو روز ازل سے اس وقت تک ہر جگہ جاری وساری ہے۔ سورۃ اعراف کے بائیسویں رکوع کو کھولئے اور دیکھئے کہ اس حقیقت کبریٰ کو کس بصیرت افروز انداز میں بیان فرمایا گیا ہے۔ ارشاد ہے۔

واذا اخذ ربک من بنی آدم
من ظھورھم ذریتھم و
اشھدھم علی انفسھم
الست بربکم قالوا بلیٰ۔
شھدنا ان تقولوا یوم
القیٰمۃ انا کنا عن ھذا
غٰفلین

اور جب تمہارے رب نے بنی آدم سے یعنی اس ذریت سے جو ان کے ہیکل سے پیدا ہونے والی تھی عہد لیا تھا۔ انہیں یعنی ان میں سے ہر ایک کو اس کی فطرت میں خود اس پر گواہ ٹھیرایا تھا عہد لیا تھا کہ کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں۔ سب نے جواب دیا تھا کہ ہاں تو ہی ہمارا رب ہے۔ ہم نے اس کی گواہی دی اور یہ اس لئے کیا تھا کہ ایسا نہ ہو کہ تم قیامت کے دن عذر کر بیٹھو کہ ہم اس سے بے خبر تھے۔

یعنی خدا کی ربوبیت کا اقرار خود انسان کی فطرت میں ودیعت کر کے رکھ دیا گیا ہے اور انسان کی فطرت صالحہ کا تقاضا ہے کہ وہ دین کی اس صراط مستقیم پر رہے اب اس سے اگلی آیت میں ہے کہ وراثتی اثرات انسان کو شرک کے غلط راستے پر ڈال دیتے ہیں۔ ماحول و وراثت کے ان غیر فطری اثرات کو زائل کر کے فطرت صحیحہ کو بروئے کار لانے کا کیا طریق ہے؟ اس کے متعلق چار آیات بعد فرمایا کہ یہ صرف خدا کی طرف سے بھیجی ہوئی ہدایت کے اتباع سے ہو سکتا ہے من یھدی اللہ فھو المھتدی ومن یضلل فاولٰئک ھم الخاسرون۔ جسے اللہ اپنے قانون مشیئت کے مطابق ہدایت دے وہی سیدھی راہ پر ہے اور جس پر اسی قانون کے مطابق راہ گم کر دے تو یہ لوگ خسارے میں ہیں۔

مولانا نے یہ کیا ہی سچ فرمایا ہے چنانچہ ہمارے اس زمانہ میں جبکہ تمام دنیا اپنے آباء و اجداد کے غلط طریق کو اختیار کر کے اور اپنے گردوپیش کے اثرات سے متاثر ہو کر صراط مستقیم اور قرآن کریم سے الگ ہو چکی تھی۔ ان کو پھر صراط مستقیم پر قائم کرنے کے لئے مولانا کے بیان کے مطابق خدا کا فرستادہ ہدایت و رشد لیکر آیا تو دنیا کے لوگوں نے اسے ٹھکرا دیا اور اس سے فائدہ نہ اُٹھایا۔ جن میں خود مولانا بھی شامل ہیں۔ اب ذرا اس انکار کی وجہ بھی خود مولانا ہی کی زبانی قرآن کے حوالے سے ملاحظہ فرمائیں لکھتے ہیں۔

"لیکن وہ قانون کیا ہے۔ جس کی رو سے خدا کے نازل کردہ پیغام سے ہدایت حاصل کی جاسکتی ہے۔ اور وہ روش کون سی ہے جس سے اس ہدایت حاصل کرنے کے لئے ضروری ہے کہ انسان خدا کی دی ہوئی عقل سے کام لے۔ ذہن و ادراک کی قوتوں کو کام میں لائے ڈھور ڈنگر کی طرح آنکھیں بند کر کے جس ڈگر پر چلے جا رہے ہیں اسی پر نہ چلتا جائے۔ اگر انسان نے فکر و نظر سے کام نہ لیا تو اس پر ہدایت کی روشنی گم ہو جائے گی۔ روشنی سے تو وہی مستفید ہو سکتا ہے جو اپنی آنکھیں کھول کر رکھے۔ بند کر کے دوسروں کی لکڑی کے سہارے چلنے والوں کا انجام جہنم ہے فرمایا۔

ولقد ذرانا لجھنم کثیرا من
الجن والانس لھم قلوب لا
یفقھون بھا ولھم اعین
لا یبصرون بھا ولھم اذان
لا یسمعون بھا اولٰئک
کالانعام بل ھم اضل
اولٰئک ھم الغافلون۔

اور کتنے ہی جن اور انسان ہیں جنہیں ہم نے جہنم کے لئے پیدا کیا ہے یعنی ان کا بالآخر ٹھکانا جہنم ہونے والا ہے یہ اس لئے کہ ان کے پاس عقل ہے لیکن اس سے سمجھ بوجھ کا کام نہیں لیتے۔ آنکھیں ہیں مگر ان سے دیکھنے کا کام نہیں لیتے کان ہیں مگر ان سے سننے کا کام نہیں لیتے۔ وہ عقل و شعور کی قوتوں کو بیکار کر کے چارپایوں کی مانند ہو گئے ہیں بلکہ ان سے بھی زیادہ

کھوئے ہوئے ایسے لوگ ہیں جو
یکسر غفلت میں ڈوب گئے۔"

یہ ہیں وہ دنیاوی خطوط جن پر حق و باطل کی کشمکش متشکل ہوتی چلی آرہی ہے۔ یعنی فطرت صالحہ پہ خارجی اور وراثتی اثرات غیر فطری پردے ڈال دیتے ہیں۔ . . . جو اس دعوت پر غور و فکر نہ کرے بلکہ ضد سے اس روش پر جما رہے جس پر اس کے آباؤ اجداد چلتے رہے ہیں اور جسے وہ وراثتی اور گردوپیش کے خارجی اثرات کے ماتحت صحیح راہ سمجھ رہا ہے اس کا نتیجہ جہنم ہے اور ہلاکت جس دن سے خدا کا پیغام دنیا میں آنا شروع ہوا۔ اس دن سے آج تک جہل و بصیرت اور تقلید و تدبر کی یہ کشمکش جاری ہے۔ قرآن کریم میں امم سابقہ کے احوال و کوائف بیان کرکے اس حقیقت ازلی کو بے نقاب کیا گیا ہے۔ تاکہ آنے والے لوگ اس سے عبرت حاصل کریں۔ چنانچہ مندرجہ صدر آیات میں مذکور ہے کہ فاقصص القصص لعلھم یتفکرون

پس اے پیغمبر یہ حکایتیں لوگوں سے بیان کردو تاکہ وہ ان میں غور و فکر کریں۔ قرآن کریم کے ان بیان کردہ امم سابقہ کے ان قصص و حکایات کو سامنے رکھئے اور پھر ان پر غور کیجئے۔ آپ دیکھیں گے کہ بار بار اس حقیقت کو دہرایا گیا ہے۔ کہ آباء کی تقلید سے وہ ان فطرت کے صحیح راستہ سے ہٹ جاتے تھے۔ اس کے بعد حضرت انبیاء کرام کی وساطت سے آسمانی پیغام ان تک آتا لیکن ان میں سے اکثر اس سے محض اس لئے احتراز برتتے کہ یہ پیغام ان کے آباء اجداد کی روش کے خلاف ہوتا۔ حالانکہ اس پیغام کی دعوت سراسر عقل و بصیرت و تدبر پر مبنی ہوتی۔ لیکن وہ لوگ غور و فکر کے پاس نہ پھٹکتے اور جس راہ پر چلے آرہے تھے اس پر چلے جانے میں عافیت سمجھتے۔"

اس کے بعد مولانا قرآن کریم سے قوم نوح۔ عاد، ثمود اور شعیب اور پھر حضرت ابراہیم علیہ السلام کی قوموں کے طرز عمل کو بیان کرکے لکھتے ہیں۔

"جہاں جہاں اور جب کبھی پیغام
خداوندی اپنی روشن دلیلوں
کے ساتھ پہنچا۔ تو ان لوگوں کی طرف
سے جو اپنے آباء و اجداد کے
طور و طریق پر چلے جاتے ہی میں
عافیت سمجھتے تھے اور ان کے

ذہن میں یہ خیال جم چکا تھا کہ ان
کے اسلاف کبھی غلطی نہ کرسکتے تھے
انہوں نے ہر جگہ اس پیغام حقیقت
کی مخالفت کی۔"

"بلکہ انہوں نے کہا کہ حقیقت یہ ہے کہ ہم نے اپنے اسلاف کو ایک راہ پر چلتے دیکھا اور ہم اس کے نقش قدم پر چلے جارہے ہیں۔ اس کے متعلق خود خالق فطرت نے بتایا کہ ان کی یہ روش کچھ انوکھی نہیں ہے۔ بلکہ مسخ شدہ فطرت انسانی کا تقاضا ہی یہی ہے۔ جہاں جہاں روشنی آتی رہی اسلاف کی تقلید میں آنکھیں بند کر رکھنے والے خفاشوں نے ہمیشہ اس کی طرف سے منہ موڑا۔

قالوا اولو جئتکم باھدیٰ مما وجدتم علیہ اباءکم قالوا انا بما ارسلتم بہ کٰفرون

پیغمبروں نے کہا خواہ میں تمہارے پاس اس راہ سے جس پر تمہارے آباء و اجداد چلتے تھے کہیں زیادہ صحیح راہ لے کر آیا ہوں تو کیا تم پھر بھی اس پرانی لکیر پر چلتے رہو گے۔ انہوں نے کہا کہ ہمارے پاس حجت و دلیل تو ہے نہیں۔ لیکن بات یہی ہے کہ ہم اس پیغام سے انکار کرتے ہیں۔ جسے دے کر تم بھیجے گئے ہو۔ یہی جواب سلسلہ انبیاء کرام کی پہلی کڑیوں کی طرف سے دیا جاتا رہا۔ اور یہی جواب اس مقدس سلسلہ کی آخری اور مکمل کردینے والی کڑی کی طرف سے دیا گیا۔

انسان نے ضد اور جہالت سے اندھی اور بے راہ روی۔ وراثتی اثرات کے ماتحت اسلاف کی اندھی تقلید کی یہ داستان ہمارے سامنے ہے جو انسان کے آنکھ کھولنے کے دن سے لے کر حضور خاتم النبیین کے عہد مبارک تک مذکور ہے۔" تعجب ہے کہ

اس حقیقت شناسی کے باوجود اس زمانہ کے مامور کے ماننے سے مولانا خود اسی طرح محروم ہیں جس طرح دیگر انبیاء کے مخالفین۔ اس جگہ سوال پیدا ہوسکتا ہے کہ کیا آنحضرت صلعم کے بعد بھی یہی طریق جاری رہے گا اور لوگ خدا کی طرف سے آنے والی ہدایت کو اسی طرح رد کردیا کریں گے جس طرح اب تک کرتے رہے ہیں۔ سو اس کا جواب بھی خود مولانا کے اپنے قلم سے ملاحظہ فرمائیں۔ آپ تحریر فرماتے ہیں۔

"کیا اس کے بعد اس بے دانشی
اور اسلاف کی کورانہ تقلید
کا سلسلہ ختم ہوگیا۔ ختم کیسے ہوسکتا
ابلیس نے تو اللہ تعالیٰ سے
قیامت تک کے لئے مہلت رکھی
ہے۔ سو جب تک ابن آدم دنیا میں
موجود ہے۔ ابلیسانہ حربے بھی
اس کی راہ میں موجود رہیں گے۔
پہلی امت میں کیا ہوتا تھا۔ کچھ وقت
تک لوگ اپنے رسول کے لائے
ہوئے پیغام کی اتباع کرتے ہیں
اس کے بعد جب نفسانی خواہشات
ان پر غالب آجائیں تو وہ رفتہ
رفتہ دوسرے شاہراہوں پر چل
نکلتے۔ گمراہی کی یہ روش بالارادہ
ہوتی۔ لیکن اس کے بعد آنیوالی
نسلیں غیر شعوری طور پر اپنے
آباء و اجداد کے وراثتی اثرات
کے ماتحت اس غیر فطری مسلک کو
اختیار کئے جاتیں۔ اس کے بعد ایک
اور رسول آجاتا اس لئے کہ ان
لوگوں نے جہاں اپنے عمل کی راہ
بدلی تھی اس کے ساتھ ہی پیغام
خداوندی میں بھی تحریف و الحاق
شروع کردیا جاتا تھا۔ اور کبھی
ایسا بھی ہوتا کہ وہ پیغام حوادث
ارضی و سماوی کے ہاتھوں ضائع
ہوجاتا۔ بہرحال وہ پیغام اپنی شکل
میں موجود نہ رہتا اس لئے ایک
دوسرا رسول آتا اور تجدید دعوت
کرتا۔"

اس جگہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ اب آپ کیوں ایمان نہیں لاتے اور آنے والے کو کیوں نہیں مانتے۔ کیا اب نبی و رسول کی ضرورت نہیں تو اس کا جواب مولانا نے یہ دیا ہے کہ

"نبی اکرمؐ کے بعد کسی نبی کی ضرورت
باقی نہیں رہی۔"

اور اس کی وجہ یہ بیان فرمائی ہے کہ

"خدا کا آخری پیغام اپنی اصلی شکل
میں دنیا میں موجود ہے اور موجود
رہے گا۔"

گو مولانا کا یہ قول ایک حد تک اور ظاہری لحاظ سے درست ہے۔ مگر اسے نبی و رسول کے نہ آنے کے لئے وجہ قرار دینا کسی طرح بھی درست نہیں۔ کیونکہ گمراہی اور غلط روش اختیار کرنے کے لئے صرف یہی وجہ نہیں کہ کتاب بگڑ جاوے بلکہ اور بہت سے وجوہات و محرکات اور اسباب ہوسکتے ہیں۔ چنانچہ یہ بات مولانا کو بھی کھٹکی ہے۔ اور اس کا جواب دیتے ہوئے وہ لکھتے ہیں۔

"لیکن اس پیغام کی محض موجودگی
اسبات کی دلیل نہیں کہ جس طرح
پہلی قومیں راہ راست کو چھوڑ کر
آہستہ آہستہ وراثتی اثرات کے
ماتحت غلط راستے پر چل نکلیں یہ
قوم غلط روش اختیار نہیں کرے گی
غلط روش اختیار کرنے کے لئے
سینکڑوں محرکات اور ہزاروں
اسباب پیدا ہوجاتے ہیں۔"

اب اس جگہ پھر ایک اور سوال پیدا ہوتا ہے۔ کہ اگر اس مکمل محفوظ کتاب کے بعد بھی لوگ گمراہ ہوجاویں اور صراط مستقیم اور جادہ اعتدال سے بھٹک جائیں تو ان کے راہ راست پر لانے کے لئے خدا نے کیا سامان پیدا کیا ہے۔ تو اس کے جواب میں بھی مولانا صاحب اسی طرح صحیح راستہ سے بھٹک گئے اور دور جا پڑے ہیں جیسا کہ پہلے انبیاء کے وقت لوگ بھٹک جاتے تھے۔ وہ بعثت انبیاء و رسل کے خداوندی راستہ کو ترک کرکے ایک اور ہی راستہ و طریق بتاتے ہیں لکھتے ہیں:-

"اس روش سے حفاظت و صیانت
کا تو ایک ہی طریق ہے۔ کہ انسان
اپنے ہر ایک قدم کا جائزہ پیغام
خداوندی کی روشنی میں لیتا رہے
اور جونہی کوئی قدم غلط طریق پر
اٹھنے لگے اسے فوراً قرآن کی
صراط مستقیم کی طرف لے جائے۔"

اب یہاں ایک دوسرا سوال پیدا ہوتا ہے کہ اسبات کا دعویٰ تو تمام اسلامی فرقوں کو ہے کہ ان کا مسلک عین قرآن کریم کے مطابق ہے۔ تو کیا سب کا یہ دعویٰ درست تسلیم کرنا ہوگا۔ اس کے جواب میں مولانا یہ ارشاد فرماتے ہیں کہ

"یہ حقیقت ہے کہ مسلمان غلط راستے
پر چلے مجھے اس سے غرض نہیں
کہ فلاں فرقہ غلط راستے پر چلا
اور فلاں صحیح روش پر گامزن
رہا۔ لیکن بہرحال یہ واقعہ ہے۔
کہ ایک فرقہ نہ سہی دوسرا ہی غلط
روش پر ضرور چلا اور چلے جا
رہا ہے۔ ملت واحدہ کا فرقوں میں
بٹ جانا خود اس امر کی دلیل ہے
کہ ہر ایک صحیح روش پر نہیں رہا۔
یہ بات الگ ہے کہ ہر ایک فرقہ
یہی سمجھتا ہے کہ میں راہ راست پر رہا
اور دوسرے فریق غلط روش پر ہی ہو باقی

انڈونیشیا کے دارالحکومت جاکرتہ میں جماعت احمدیہ کی کامیاب

تبلیغی کانفرنس

مکرم میاں عبدالحی صاحب مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ بتوسط وکالت تبشیر ربوہ

جماعت ہائے احمدیہ انڈونیشیا کی آٹھویں سالانہ کانفرنس ۲۹ ۱۲/۵۶ سے لے کر ۲ ۱/۵۷ تک میدان میں منعقد ہونا قرار پائی تھی اس موقعہ سے فائدہ اٹھاتے ہوئے جماعت جاکرتہ نے یہ فیصلہ کیا کہ کانفرنس روانہ ہونے سے قبل ایک تبلیغی جلسہ منایا جائے۔ اس غرض کے لئے ۱۶ دسمبر ۱۹۵۶ء کی تاریخ مقرر کی گئی۔ جماعت کے احباب نے اخبارات اور خبر رساں ایجنسیوں کو جلسہ کے انعقاد کے متعلق خبر دی۔ اور جاکرتہ میں شائع ہونے والے متعدد اخبارات نے ہمارے تبلیغی جلسہ کے انعقاد کے متعلق اپنے کالموں میں خبر شائع کی۔

اسی طرح جماعت جاکرتہ نے دس ہزار کی تعداد میں اشتہار شائع کر کے شہر کے مختلف حصوں میں باقاعدہ تقسیم کیا۔ اس اشتہار میں جلسہ کا پروگرام درج تھا۔ اور شرکت کی دعوت دی گئی تھی۔ جلسہ سے ایک روز قبل منادی کے ذریعہ شہر بھر میں جلسہ کا اعلان کیا گیا۔ جلسہ پارلیمنٹ ہاؤس کے قریب ایک ہال میں کیا گیا۔

کارروائی کا آغاز

جلسہ کی کارروائی پارلیمنٹ ہاؤس کے قریب ایک مشہور ہال میں صبح ۹½ بجے تلاوت قرآن کریم سے شروع ہوئی۔ جماعت جاکرتہ کے پریذیڈنٹ جناب شافعی باتوہ صاحب نے مختصر سی تقریر میں جلسہ کی غرض و غائت بیان کی۔ آپ نے کہا کہ ہماری موجودہ سوسائٹی ایک بحرانی دور میں سے گذر رہی ہے اس کی بڑی وجہ اس زمانہ کے لوگوں کی اکثریت کا مذہب کی حقیقت سے دور ہونا ہے۔ آپ نے بتایا کہ ان تقاریر میں انہی امور کو بیان کیا جائے گا۔

میاں عبدالحی صاحب کی تقریر

اس کے بعد خاکسار نے "اسلام ایک عالمگیر تہذیب کی حیثیت میں" کے موضوع پر ۵۵ منٹ تقریر کی۔ خاکسار نے تہذیب اور تمدن کے فرق کو بیان کیا۔ اور گزشتہ زمانوں کی تہذیب و تمدن کے ادوار کا مختصراً ذکر کیا۔ پھر اسلامی تہذیب پر دوسری تہذیبوں کی طرف سے جو اعتراضات کئے جاتے ہیں۔ ان میں سے بعض کا ذکر کر کے ان کا جواب دیا۔ اور تاریخ اسلام سے بعض واقعات پیش کئے۔ مسلمانوں کی عظیم الشان ترقی کا ذکر کیا۔ اسلامی تہذیب اور مغربی تہذیب کا اصولی مقابلہ کیا۔ اور بتایا کہ اسلام مغربی تہذیب و تمدن کی روح کے خلاف ہے نہ کہ ان کے علوم کے وغیرہ وغیرہ

مولوی محمد زہدی صاحب کی تقریر

دوسری تقریر مکرم جناب مولوی محمد زہدی صاحب نے "سوسائٹی کو تباہی سے کیسے بچایا جائے" کے موضوع پر قریباً ۴۰ منٹ تک کی۔ آپ نے اپنی تقریر میں بیان کیا کہ موجودہ سوسائٹی کی تباہی کی بڑی وجہ خدا تعالے اور اس کے انبیاء سے دوری ہے۔ اس زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ دوبارہ لوگوں کے قلوب میں زندہ ایمان پیدا کرنے کا انتظام کیا گیا ہے۔ اور یہ زندہ ایمان اور یقین ہی سوسائٹی کو تباہی سے بچا سکتا ہے۔

ملک عزیز احمد صاحب کی تقریر

تیسری تقریر جناب ملک عزیز احمد صاحب کی "حکومت کے متعلق اسلامی تعلیم" کے موضوع پر تھی۔ آپ نے وضاحت سے بتایا کہ اسلام میں حکومت کا نظام روحانی اور جسمانی دونوں لحاظ سے برکات کا حامل ہے۔ اور اس میں دوسرے نظاموں کی خوبیاں تو ہیں۔ اور یہ ان کے نقائص سے محفوظ ہے۔ اس میں خلیفہ کو مشورہ لینے کے لئے کہا گیا ہے۔ لیکن خلیفہ کو اختیار ہے کہ اگر وہ کسی مشورہ کو جماعت کے مفاد کے خلاف سمجھے تو اسے رد کر دے ہاں چونکہ خلیفہ کی ذات خود ایک بالائی قانون یعنے شریعت کی پابند ہے۔ اس لئے اسے ڈکٹیٹر نہیں کہا جا سکتا۔ خلیفہ کا انتخاب اللہ تعالےٰ مومنوں کے ذریعہ کرواتا ہے۔

اسلامی نظریہ کی رو سے حاکم کی ذات اللہ تعالےٰ کے حضور اپنے کام کی ذمہ وار ہے۔ ہر حاکم کو اپنے اعمال کا محاسبہ دینا ہوگا۔ یہ نظریہ اور اس پر ایمان یقیناً حاکم کو زیادہ محتاط کر دیتا ہے۔ برخلاف اس کے حکومت کو اپنا حق سمجھنے کی صورت میں کئی قسم کی تباحتیں پیدا ہو جاتی ہیں

جناب سید شاہ محمد صاحب کی تقریر

چوتھی آخری تقریر مکرم جناب سید شاہ محمد صاحب نے "امت مسلمہ میں کس طرح سے جوش اور حرکت عمل پیدا ہو سکتی ہے" کے موضوع پر ایک گھنٹہ پانچ منٹ فرمائی۔ آپ نے قرآنی آیت سے استدلال کرتے ہوئے بیان کیا کہ جب کوئی جماعت بلاواسطہ اپنے کسی متبوع کے زمانہ سے دور ہو جاتی ہے تو لازمی طور پر اس میں سستی آ جاتی ہے۔ اور رفتہ رفتہ جوش عمل قریباً مفقود ہو جاتا ہے۔ ایسے وقت میں اللہ تعالےٰ از سر نو کسی عظیم روحانی شخصیت کے ذریعہ اس جوش کو تازہ کر کے قلوب کو زندہ نور ایمان سے بھر دیتا ہے۔ اسلام ایک آخری اور مکمل مذہب ہے۔ جہاں تک اس کی تعلیم کا سوال ہے اس میں خرابی نہیں آ سکتی لیکن جہاں تک تعلیم کی تشریح اور اس پر عمل کا تعلق ہے۔ اسلام پر بھی قانون قدرت کے ماتحت ایک وقت زوال آنا مقدر تھا۔ جیسے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے وضاحت سے اپنی احادیث میں بیان فرما دیا ہے۔ اور ساتھ ہی یہ وعدہ فرما دیا ہے کہ ایسے وقت میں اللہ تعالےٰ ایک فارسی الاصل مرد کے ذریعہ اس نور کو دوبارہ دنیا میں نازل کرے گا۔

پس ضروری تھا کہ اسلام کے تنزل کے موقعہ پر ایسا شخص آتا جماعت احمدیہ کے ایمان و یقین کے مطابق وہ شخص حضرت مرزا غلام احمد علیہ السلام ہیں جنہوں نے اسلام کی ترقی کے لئے اپنے ماننے والوں کے اندر ایک زندہ نور ایمان بھر دیا ہے۔ اس کا ہمارے پاس عملی ثبوت ہے جسے موافق و مخالف لوگوں کے حوالہ جات سے بیان کیا جا سکتا ہے اس کے بعد آپ نے جماعت احمدیہ کی تبلیغی سرگرمیوں پر روشنی ڈالتے ہوئے متعدد مخالف اشخاص کی شہادتیں پیش کیں۔

مکرم جناب شاہ صاحب کی تقریر بڑی مؤثر تھی۔ اس کے بعد جناب صدر نے حاضرین کا شکریہ ادا کر کے جلسہ کو برخاست کیا۔ اور اس طرح ۴ گھنٹے کے بعد یہ جلسہ ختم ہوا۔

غیر احمدی اصحاب کی جلسہ میں شمولیت

حاضرین شروع سے آخر تک پورے غور اور انہماک کے ساتھ تمام تقاریر سنتے رہے۔ مستورات کے لئے پردہ میں تقریریں سننے کا انتظام کیا گیا تھا لاؤڈ سپیکر کا بھی انتظام تھا۔ سامعین میں غیر احمدی بھائیوں کی ایک بڑی کافی تعداد شامل تھی۔ حاضرین کی کل تعداد دو صد کے قریب تھی۔

سمارنگ (Semarang?) 13 اور بانڈونگ کے بعض احمدی احباب بھی جلسہ میں شمولیت کے لئے تشریف لائے تھے۔ جماعت جاکرتہ کے دوستوں کو اس جلسہ سے بڑی خوشی ہوئی۔ یہ جلسہ جماعت احمدیہ جاکرتہ کا بہت کامیاب جلسہ تھا۔ جس کے بعد کئی دوست ہمارے مرکز میں آ کر ہم سے لٹریچر لے گئے۔ اور بعض نے تبادلہ خیالات بھی کیا۔

درخواست دعا

ارادہ ہے کہ انشاء اللہ تعالےٰ جاکرتہ کے بعد دوسرے بڑے بڑے شہروں میں بھی تبلیغی جلسے منعقد کر کے احمدیت کی آواز کو وسیع سے وسیع تر کیا جائے۔ اس سلسلہ میں مناسب انتظامات کئے جا رہے ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ ہر رنگ سے تبلیغ کے لئے موافق پیدا کر کے انہیں مفید نتائج کے پیدا کرنے کا موجب بنائے۔ اور جماعت کی غیر معمولی ترقیات کے دروازے کھول دے۔ آمین یا رب العالمین۔

اعلان دعا

ہمارے ایک نہایت مخلص بھائی عبدالغنی صاحب کو اللہ تعالےٰ نے ۲۵ سال کے بعد ایک بچہ کا عطا فرمایا۔ یہ ان کا اکلوتا بیٹا ہے۔
احباب دعا فرمائیں کہ خدا تعالے بچہ کو خادم دین بنا دے۔ نیز ان کی عمر دراز کرے۔
آمین۔ خاکسار عبدالمجید
امیر جماعت احمدیہ جمشید پور بہار

جنوبی ہند کا تبلیغی دورہ

بقیہ صفحہ نمبر ۲

(۵) کل رات کرنول میں جلسہ ہوا۔ جناب صاحبزادہ صاحب نے صدارت فرمائی۔ خاکسار ایمنی نے "سیرت النبی صلعم" مولانا محمد سلیم صاحب نے "مسلمانوں کی مشکلات کا حل" پر تقریریں کیں۔ مولانا نے ضمناً جماعت احمدیہ کی تبلیغی مساعی اور اختلافی عقائد کا بھی ذکر فرمایا۔ یہ اجلاس رات کے بارہ بجے تک جاری رہا۔ حاضری بفضلہ تعالیٰ اچھی تھی۔

آج جمعہ ہے۔ بعد نماز جمعہ صاحبزادہ صاحب اور ارکان وفد کے اعزاز میں ایٹ ہوم ہے۔ اور آج رات پھر جلسہ ہوگا۔ کل انشاء اللہ وفد ہبلی کے لئے روانہ ہوگا۔ سامنے محمد کریم اللہ صاحب نوجوان مدراس سے واپس آ گئے ہیں۔ سیٹھ یوسف الہ دین صاحب اور سیٹھ صالح محمد صاحب بھی سکندرآباد سے شمولیت جلسہ کے لئے آئے۔

(خط $\frac{2}{57}$ ۱۵ از کرنول)

(۶) کل مورخہ $\frac{2}{57}$ ۱۵ جماعت کرنول کی طرف سے محترم صاحبزادہ صاحب اور تبلیغی وفد کے اعزاز میں Coles Memorial Hall میں ایٹ ہوم دیا گیا۔ جس میں دو صد افراد شریک ہوئے۔ جناب پروفیسر محمد صاحب پرنسپل عثمانیہ کالج کرنول نے تعارفی تقریر فرمائی۔ بعد ازاں محترم صاحبزادہ صاحب نے بھی ارکان وفد کا تعارف کرایا۔ مولانا محمد سلیم صاحب نے اختصار سے جماعت احمدیہ اور اس کے اغراض و مقاصد کو بیان فرمایا۔ بعد اختتام تقریب لٹریچر تقسیم کیا گیا۔

آج رات ۹ بجے گنی گلی محلہ میں جماعت کا جلسہ زیر صدارت جناب صاحبزادہ صاحب منعقد ہوا۔ مولوی سمیع اللہ صاحب نے "اسلام عالمگیر مذہب ہے"۔ خاکسار ایمنی نے "ختم نبوت" کے موضوع پر اور مولانا سلیم صاحب نے جماعت کی مختصر تاریخ پر تقاریر کیں۔ کرنول کا جلسہ دونوں دن ان معنوں میں کامیاب رہا۔ کہ کثرت سے غیر احمدی دوست شامل ہوئے ...

... اور بعض دوست تبادلہ خیالات کے لئے جلسہ کے بعد مبلغین کی قیام گاہ پر آئے۔

آج ہبلی کے لئے روانہ ہو رہے ہیں بفضلہ تعالیٰ ارکان وفد بخیریت ہیں

(خط $\frac{2}{57}$ ۱۶ از کرنول)

۴۔ خط سید حفیظ الدین صاحب مینجر احمدیہ دارالمطالعہ کوسگی (دکن)

"حضرت میاں صاحب معہ وفد مبلغین کے ۱۲ فروری کوسگی تشریف لائے۔ اسی روز بصدارت حضرت میاں صاحب جلسہ ہوا۔ ابوتراب نامی شخص نے ایک کتاب "فتنہ قادیانیت" مولوی سلیم صاحب کے پاس پیش کی۔ مولوی صاحب نے اس کا کافی طور پر اسی وقت جواب دیا۔ دوسرے روز وفد چنت کنٹہ کے لئے روانہ ہو گیا

"فتنہ قادیانیت" نامی کتاب کو پولیس نے داخل کر لیا۔ اور آج مصنف کے باشندگان کوسگی پر اچھا اثر ہے۔

(خط محررہ $\frac{2}{57}$ ۱۵)

اعلان نکاح

۱۔ مکرم محمد بشیر صاحب ولد محمد ابراہیم صاحب سلواہ پٹانہ تیر احمدی کا نکاح محترمہ حسن بی بی صاحبہ بنت حکیم کرم الدین صاحب ساکنہ سینڈرہ پونچھ کشمیر ا سے بعوض تین صد روپیہ حق مہر مورخہ $\frac{11}{56}$ ۲ بروز جمعہ موضع سینڈرہ میں خاکسار نے پڑھا۔

۲۔ اسی روز مکرم شیخ حبیب اللہ صاحب مبلغ سلسلہ کا دوسرا نکاح محترمہ سلیمہ بی بی صاحبہ بنت حکیم کرم دین صاحب احمدی سے بعوض پانچ صد روپیہ حق مہر پڑھا۔ اللہ تعالیٰ ہر دو رشتوں کو جانبین کے لئے موجب برکت بنائے۔ آمین۔ خاکسار احمد دین صدر جماعت احمدیہ گورسائی ضلع پونچھ کشمیر۔

ضروری اعلان برائے موصی احباب

جماعتہائے احمدیہ ہندوستان

موصی احباب کی خدمت میں مالی سال کے شروع میں گذشتہ سال کی اصل آمد معلوم کرنے کے لئے دفتر کی طرف سے فارم رپورٹ اصل آمد بھیجے جاتے ہیں۔ مگر بعض موصی احباب کی طرف سے یہ فارم پر ہو کر واپس نہیں آتے۔ اور دفتر کو سال بھر اسبارہ میں خط و کتابت کرنی پڑتی ہے۔ بلکہ بعض دفعہ تو ایک سے زیادہ دفعہ فارم بھیجے گئے۔ اور متواتر کئی سال تک خط و کتابت سے بھی فارم رپورٹ اصل آمد واپس نہ آئے۔

بعض موصی احباب یہ سمجھتے ہیں کہ جب دفتر بیت المال کو سال شروع ہونے سے قبل بجٹ لکھا دیا گیا تو دفتر وصیت کا اصل آمد معلوم کرنے یا بجٹ دریافت کرنے کے کیا معنی ہیں۔ سو سب موصی حضرات یہ امر ذہن نشین کریں کہ دفتر بیت المال میں جو بجٹ بن کر آتا ہے وہ سال شروع ہونے پر تخمینہ بجٹ ہوتا ہے۔ چونکہ ہر موصی نے جو حصہ آمد ادا کرنا ہوتا ہے وہ اپنی اصل آمد پر ادا کرنا ہوتا ہے۔ ہو سکتا ہے کہ جو بجٹ بیت المال میں درج کروایا گیا ہے۔ موصی کی اصل آمد اس سے کم ہو یا زیادہ ہو۔ اس لئے دفتر وصیت سال ختم ہونے پر فارم رپورٹ اصل آمد اسی غرض کے لئے بھیجتا ہے کہ اس کے ذریعہ سے موصی کی اصل آمد دریافت کرے۔ اور موصی کے کھاتے میں جو بجٹ درج ہو وہ اس کی اصل آمد پر مبنی ہو۔ نہ کہ تخمینہ پر۔ اور اسی کے مطابق دفتر وصیت موصی سے مطالبہ کرتا ہے۔ جب تک موصی کی طرف سے اس کی اصل آمد معلوم نہ ہو سکے دفتر اس سے معین طور پر مطالبہ نہیں کر سکتا اور نہ ہی حساب کو آخری شکل دے سکتا ہے۔ بہت موصیوں سے بار بار اصل آمد کا مطالبہ کیا گیا مگر بعض تو جواب ہی نہیں دیتے۔ اور بعض یہ لکھتے ہیں کہ جب بیت المال کو بجٹ لکھوا دیا گیا تو اب دوبارہ بجٹ کے کیا معنی؟ سو امید ہے کہ اب ہر موصی پر یہ بات واضح ہو گئی ہوگی

۲۔ بعض بقایادار موصی احباب سے دفتر خط و کتابت کرتا ہے۔ مگر موصی کی طرف سے اس کا جواب نہیں آتا۔ یاد دہانی پر یاد دہانی کی جاتی ہے مگر کئی موصی جواب تک نہیں دیتے۔ آخر لمبے عرصہ کا بقایادار ہونے کی وجہ سے اس کی وصیت مجلس کارپرداز منسوخ کر دیتی ہے۔ اس پر کئی موصی دفتر پر شکوہ کرتے ہیں۔ سو بذریعہ اعلان ہذا سب موصی احباب کو اطلاع دی جاتی ہے۔ کہ ہر موصی خود دفتر سے اپنا حساب مکمل رکھنے کا ذمہ دار ہے۔ کوئی موصی یہ نہ سمجھے کہ جماعت کے عہدیدار سیکرٹری مال وغیرہ پر اس کی ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔ کوئی موصی سیکرٹری مال آپنی وصیت کا انحصار نہ رکھے۔ جب بھی دفتر کی طرف سے کسی امر کے متعلق دریافت کیا جائے موصی احباب فوری طور پر اس کا خود جواب دیں

۳۔ تیسری بات جو نہایت ضروری ہے وہ یہ ہے کہ ہر موصی چندہ ادا کرتے وقت اس بات کی تسلی کر لیا کرے کہ میرا ادا کردہ چندہ حصہ آمد میں جاتا ہے۔ اور سیکرٹریان مال بھی اس بات کو خاص طور پر نوٹ فرمائیں کہ موصی کا چندہ اس کے نام۔ نمبر وصیت کے ساتھ حصہ آمد میں دفتر محاسب میں بھیجا جایا کرے۔ بہت سے سیکرٹری مال ایسے ہیں جو حصہ آمد کی رقم کو چندہ عام میں ڈال دیتے ہیں۔ اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ موصی کے کھاتہ میں وہ رقم درج نہیں ہو سکتی اور وہ موصی بقایادار سمجھا جاتا ہے۔ سو یہ ایک بڑی ضروری بات ہے کہ وصیت کی رقوم تفصیل کے ساتھ دفتر محاسب میں بھیجی جایا کریں۔ تا ہر موصی کی رقم اس کے کھاتہ میں درج ہو سکے اور اس کا حساب درست رہ سکے۔

۴۔ چوتھی بات جو نہایت ضروری ہے۔ کہ موصی احباب اپنی آمد کی کمی بیشی سے دفتر کو اطلاع دیتے رہا کریں۔ ایسی اطلاعات کے نہ آنے سے بھی حسابات میں بہت گڑبڑ ہو جاتی ہے۔ جو سالہا سال تک چلتی چلی جاتی ہے۔

امید ہے کہ سب موصی ان باتوں کو ہمیشہ مدنظر رکھیں گے۔ اور دفتر کے ساتھ تعاون فرمائیں گے اور اپنے حساب کو ہمیشہ صاف رکھیں گے۔

خاکسار

سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان دارالامان

احمدیہ جماعت کی اہم ذمہ داری

احباب کو معلوم ہے کہ جوں جوں سلسلہ عالیہ احمدیہ ترقی کرتا چلا جا رہا ہے۔ ہمارے تبلیغی تربیتی و دیگر جماعتی اخراجات بھی بڑھتے جا رہے ہیں۔ لیکن اس وقت حالت یہ ہے کہ سلسلہ کی آمد چندہ جات اس کے اخراجات کے لئے کافی نہیں ہو رہی جس کی وجہ یہ ہے کہ ابھی تک بے شرح اور بے قاعدگی سے چندے ادا کرنے والوں کی کافی جماعت میں موجود ہے۔ جس کے لئے ضرورت ہے کہ ہر جماعت میں ایسے مخلص احباب جو چندہ شروع کریں جو اپنے نیک نمونہ۔ آن تھک خدمات اور مسلسل دعاؤں سے جلد ایسے حالات پیدا کرنے کی کوشش کریں۔ جس سے سست اور نادہند لوگ باشرح اور باقاعدگی سے چندے ادا کرنا شروع کر دیں۔ اور چندوں کی ادائیگی میں ایک دوسرے پر فوقیت لے جانے والے ثابت ہوں تاکہ ہم دنیا میں بھی اسلام اور احمدیت کی تبلیغ کے سلسلہ میں دوسرے فرقوں کے سامنے اپنی گردنیں اونچی رکھ سکیں اور اللہ تعالیٰ کی خوشنودی بھی حاصل ہو۔

اگر سب جماعتیں چندوں کی تشخیص کا کام پوری توجہ سے مکمل کریں۔ اور پھر سب لوگ اپنی ذمہ داری کو کماحقہ محسوس کرتے ہوئے باقاعدگی سے چندے ادا کریں تو نہ صرف یہ کہ سلسلہ کے اخراجات کے لئے پریشانی نہ ہو۔ بلکہ ہم تبلیغ کو وسیع کرنے کے لئے مزید شاندار پروگرام مرتب کر سکتے ہیں۔

میں امید کرتا ہوں کہ احباب اور عہدیداران جماعت ہائے اپنی اپنی ذمہ داریوں کو محسوس کرتے ہوئے اخلاص کا بہترین نمونہ دکھائیں گے اور چندہ جات کی سو فیصدی ادائیگی کر کے عند اللہ ماجور ہوں گے۔

اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو اور دین و دنیا میں اپنے فضل و کرم سے نوازے آمین۔ فقط

ناظر بیت المال قادیان

نام نہاد حقیقت پسند منافق پارٹی کے متعلق اعلان

احباب کو معلوم ہے کہ منافقین کا طبقہ جن کی منافقت کا راز گزشتہ سال افشاء ہوا ہے۔ اور جن کی پشت پر غیر مبائعین بھی ہیں۔ انہوں نے ایک نام نہاد حقیقت پسند پارٹی لاہور میں قائم کی ہے اور بدراہ کرنے کے لئے خطوط اور ٹریکٹ جماعتوں کو بھجوا رہے ہیں۔ احباب کو ان کے مکر و حیل سے ہوشیار رہنا چاہئے اور بالخصوص مبلغین و عہدے داروں کو مندرجہ ذیل امور کا پابند رہنا چاہئے۔

(۱) الفضل و بدر کا باقاعدگی سے مطالعہ کیا کریں۔ بالخصوص الفضل میں اس فتنہ کا ازالہ ہوتا ہے۔

(۲) کوئی بات قابل دریافت یا قابل تشریح ہو تو اس کے متعلق قادیان اور ربوہ کے مراکز سے استفسار کر لیا کریں تا حقیقت منکشف ہو سکے۔

(۳) فتنہ کو کبھی کم نہیں سمجھنا چاہئے بلکہ اس قسم کے جھوٹے پراپیگنڈا سے ہر احمدی نہ صرف خود ہوشیار اور چوکس رہے بلکہ اقارب اور دیگر احمدیوں کا بھی خیال رکھے تاکہ بھیڑیا کسی کمزور بھیڑ پر حملہ آور نہ ہو سکے۔

(۴) فتنہ پسندوں کی خط و کتابت اور کارروائیوں سے مرکز کو فوراً آگاہ کرنا چاہئے تا بر وقت اور مناسب تدارک کیا جا سکے۔

(۵) ہمارا اصل ملجا و ماویٰ اللہ تعالیٰ ہے۔ ہمیشہ اس کی پناہ مانگتے رہنا چاہئے تاکہ تمام فتنوں سے وہ ہمیں اپنی پناہ میں رکھے۔

خاکسار ملک صلاح الدین ناظر امور عامہ قادیان

درخواست دعا

میں برادران جماعت سے ملتمس ہوں کہ میرے لئے دعا فرمائیں کہ میں بی۔اے کے امتحان میں کامیاب ہو جاؤں اور پھر برسر روزگار بھی۔ اس طرح میری اقتصادی حالت بھی درست ہو جائے۔ اور میں قادیان شریف کی زیارت سے بھی مشرف ہو

مندرجہ ذیل احباب کا چندہ اخبار بدر ۲۸ فروری ۱۹۵۷ء سے ختم ہے

- ۱۱۰۶ مکرمی مومن حسین حیدرآباد دکن ۲۸ فروری
- ۱۱۰۵ سیٹھ معین الدین صاحب چنتہ کنٹہ " "
- ۱۱۰۵ حاجی پیر محمد ابراہیم صاحب کانپور یوپی " "
- ۱۱۰۱ محمد رفیق صاحب مدراس " "
- ۱۱۲۰ الیاس اینڈ برادرس کرگہ کوٹہ دکن " "
- ۱۲۲۸ ڈاکٹر محمد حسین صاحب مجرو دا بال پور بنگلور (میسور) " "
- ۱۰۸۱ محمد شمس الدین صاحب کلکتہ " "
- ۱۰۲۱ حکیم محمد رمضان صاحب تل کور انبالہ (پنجاب) " "
- ۱۰۶۱ سید عبد الہادی صاحب اورنگ آباد دکن " "
- ۱۰۲۹ میاں محمد صدیق صاحب کلکتہ " "
- ۱۱۲۹ چوہدری محمد شریف صاحب ربوہ پاکستان " "
- ۱۰۶۲ نواب اکبر یار جنگ صاحب بہادر حیدرآباد دکن " "
- ۱۰۶۳ بیگم صاحبہ سیٹھ محمد اعظم صاحب حیدرآباد دکن " "
- ۱۰۶۸ بیگم صاحبہ سیٹھ معین الدین صاحب حیدرآباد دکن " "
- ۱۰۹۳ کالے خاں صاحب سری پاڑ (اڑیسہ) " "
- ۱۲۶۱ محمد شمس الدین صاحب کلکتہ ۱۲ " "
- ۱۲۶۳ مکرمہ مسز سیٹھ محمد اعظم صاحب معین الدین صاحب حیدرآباد دکن " "
- ۱۲۶۲ مکرمی دین محمد صاحب بدھانوں (کشمیر) " "
- ۱۲۶۳ احمد ایم۔اے صاحب فاضل دیوبند لکھنؤ (یوپی) " "
- ۱۲۶۹ شیخ عبد اللہ صاحب خیندرہ (کشمیر) " "
- ۱۳۷۵ سید جہانگیر صاحب حیدرآباد دکن " "
- ۱۳۷۸ حکیم ولی محمد صاحب رانگرہاری پاری گام (کشمیر) " "
- ۱۳۸۲ کے پی عبد الحمید صاحب کلکتہ ۱۶ " "
- ۱۴۰۱ جماعت احمدیہ شورت (کشمیر) " "
- ۱۲۵۳ مکرمہ اہلیہ صاحبہ اے مجیب صاحب برہ پورہ بھاگل پور ۲۸ فروری ۱۹۵۷ء
- ۱۳۳۲ مکرمی ابراہیم صاحب چینا کڈی (مالا بار) " "
- ۱۵۲۵ ایم موسیٰ رضا صاحب بنگلور (میسور) " "
- ۱۵۲۷ نعمت اللہ صاحب غوری یادگیر (دکن) " "
- ۱۵۲۸ عبد الحفیظ صاحب گرگی یادگیر دکن " "
- ۱۵۲۹ محمد عبد المجید صاحب واسی (دکن) " "
- ۱۲۳۰ جی ایم عنایت اللہ صاحب نسیم بنگلور (میسور) " "
- ۱۵۳۱ ناصر احمد صاحب احمدی کلبرگہ دکن " "
- ۱۵۳۲ حاجی یوسف علی صاحب چنتاپوری گلبرگہ (دکن) " "
- ۱۱۳۸ محمد عبد اللطیف صاحب کمتپل (دکن) " "
- ۱۵۳۳ ایس ایس احمد صاحب ٹوکیو (جاپان) " "
- ۱۲۴۳ محمد شمس الحق صاحب پنکال اڑیسہ " "
- ۱۰۲۴ خواجہ غلام محمد صاحب بانڈی پورہ (کشمیر) " "
- ۱۰۹۹ قاضی حکیم الدین صاحب علی پور کھیڑہ (یوپی) " "
- ۱۲۷۶ مولانا عبد الجلیل صاحب بدر پور (آسام) " "
- ۱۲۷۷ سید جمیل احمد صاحب کلکتہ " "
- ۱۲۷۷ ایس۔اے صالح صاحب کٹک اڑیسہ " "
- ۱۵۷۱ عبد الغنی صاحب پرسودہ ٹاٹا نگر جمشید پور (بہار) " "
- ۱۵۷۸ محسنہ ابراہیم صاحب شیندرہ (کشمیر) " "
- ۱۵۷۹ انوار الحق صاحب بھرت پورہ (بہار) " "
- ۱۵۸۰ مولوی نثار الحق صاحب ندوی بہادر پور بازار (بہار) " "
- ۱۵۸۳ ابو البشیر منشی محمد رحمت اللہ صاحب چک امیر چہ۔ کشمیر " "

منظوری عہدیداران جماعت احمدیہ کالابن کوٹلی

۱۔ صدر۔ ولی محمد صاحب۔ ساکن کالابن کوٹلی۔ ڈاکخانہ راجوری ضلع پونچھ

۲۔ سیکرٹری مال۔ محمد شریف صاحب " " " "

۳۔ " تبلیغ۔ شاہ محمد صاحب " " " "

۴۔ " تعلیم۔ لال دین صاحب " " " "

۵۔ " ضیافت۔ ولی محمد صاحب " " " "

۶۔ محصل۔ حسن محمد صاحب " " " "

اللہ تعالیٰ جملہ عہدیداران کو زیادہ سے زیادہ خدمات دینیہ کی توفیق دے۔ آمین۔

ناظر اعلیٰ قادیان

م ہو سکوں۔ سید اختر احمد کاظمی اخدی از چھپرہ بہار

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

الہ آباد ۲۰ر فروری۔ وزیر اعظم پنڈت جواہر لال نہرو جو آج صبح دہلی سے الہ آباد پہنچے نے آج یہاں سے ۲۰ میل دور اپنے حلقہ انتخاب کے ایک مقام ہنڈیہ میں پہلی انتخابی میٹنگ میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ کانگرس ہی واحد ایسی آرگنائزیشن ہے جو ملک کو خوشحالی اور ترقی کی طرف لے جا سکتی ہے۔ پنڈت نہرو نے کہا کہ اب جبکہ انتخابات ہونے والے ہیں۔ آپ نے ایسی آرگنائزیشن کو منتخب کرنا ہے۔ جو ملک کو ترقی کی طرف لے جا سکے۔ میری رائے میں کانگرس ہی ایسی واحد جماعت ہے جو ایسا کر سکتی ہے۔ کوئی دوسری پارٹی ملک کو آگے لے جانے کے قابل نہیں۔ ان حالات میں آپ کو کانگرس کو مضبوط کرنا چاہیئے۔ میں آپ کو انفرادی امیدواروں کو ووٹ دینے کے لئے نہیں کہتا۔ بلکہ آپ آرگنائزیشن کو ووٹ دیں۔ بڑے سے بڑے ملک کو بڑی بڑی اور متحد آرگنائزیشن ہی ترقی کی طرف لے جا سکتی ہے انہیں انفرادی اشخاص ترقی کی طرف نہیں لے جا سکتے۔ پنڈت نہرو نے تقریر جاری رکھتے ہوئے کہا کہ میں کانگرس کے ایک سپاہی کی حیثیت سے آپ کے پاس کانگرسی امیدواروں کے لئے ووٹ حاصل کرنے آیا ہوں۔ آپ یہ نہ دیکھیں کہ کانگرس کا امیدوار کون ہے۔ بلکہ آپ اس بات

بکس میں ووٹ کی پرچی ڈالیں جن پر جتے ہوئے دو بیلوں کا نشان ہو۔

واشنگٹن ۲۰ر فروری۔ امریکہ کے ڈیفنس سیکرٹری مسٹر چارلس ولسن نے ایک پریس کانفرنس میں کہا کہ امریکن علاقہ کے ڈیفنس کے لئے جو لڑاکے ہوائی جہاز متعین ہیں وہ ایٹمی راکٹوں سے مسلح کر دیئے گئے ہیں۔ آپ نے کہا کہ ہوائی فوج کے لئے یہ راکٹ ان علاقوں کے بالکل قریب جمع کئے جا رہے ہیں جہاں کہ ہوائی فوجیں متعین ہیں۔ ڈیفنس ڈیپارٹمنٹ سے جب یہ سوال کیا گیا کہ کیا ایٹمی راکٹ امریکہ سے باہر بھی استعمال کئے جائیں تو اس نے بتایا کہ ابھی اس معاملہ پر غور کرنا باقی ہے۔

قاہرہ ۲۰ر فروری یہ اعلان کیا گیا ہے۔ کہ مصر نے روس سے ایک اور تیل بردار جہاز خریدا ہے۔ اس جہاز کا نام "جمہوریہ" ہے

قاہرہ ۱۹ر فروری۔ مسقط کے سلطان نے برطانوی اسلحہ کی امداد سے عمان کے ۷ ہزار مربع میل علاقہ پر قبضہ کر لیا ہے۔

اس علاقہ میں تیل بہت کافی مقدار میں موجود ہے۔ عمان کے حکمران کو نظر بند کر دیا گیا ہے۔ مارچ کے تیسرے ہفتہ میں عرب لیگ کونسل کا اجلاس ہو رہا ہے۔ اس اجلاس میں عمان پر سلطان کے قبضہ کے سوال پر غور کیا جائے گا۔ عمان کے بعض فوجی افسروں اور شہری حکام کی گرفتاری بھی عمل میں آ گئی ہے۔ کہا جاتا ہے کہ سلطان مسقط نے ایک برطانوی افسر کو اپنی فوجوں کا کمانڈر مقرر کر دیا ہے۔ لندن میں برطانوی دفتر خارجہ کے ایک ترجمان نے کہا کہ سلطان مسقط کے لقب سے ظاہر ہے کہ عمان ان کی قلمرو میں شامل ہے۔

بغداد ۱۹ر فروری۔ حکومت عراق کے جن ممالک سے سفارتی تعلقات نہ تھے اب تک ان ممالک میں عراق کے مفادات کی نمائندگی مصر کیا کرتا تھا۔ لیکن اب حکومت عراق نے مصر سے یہ حقوق واپس لے لئے ہیں اور اب اس کے حقوق کی نمائندگی لبنان اور پاکستان کیا کریں گے۔

لندن ۱۹ر فروری۔ ٹائمز ہونیز بین الاطلاعات سے ظاہر ہوتا ہے کہ نہر سویز کی صفائی کا کام بند ہو گیا ہے۔ کیونکہ حکومت مصر نے جنرل ویلر کے جہازوں کو نہر کی صفائی سے اس لئے روک دیا ہے۔ کہ اسرائیل نے تمام مصری علاقوں کو خالی نہیں کیا۔ اگر اسرائیل نے فوری طور سے غازہ اور عقبہ سے فوج نہ ہٹائی تو نہر کی صفائی بند رہے گی۔ اور ۱۰ر مارچ سے نہر سویز سے آمد و رفت شروع نہ ہو سکے گی۔

قاہرہ ۱۹ر فروری مصر اور سوڈان کے درمیان اسوان بند کی تعمیر پر سمجھوتہ ہو گیا۔ الاہرام نے لکھا کہ بند کے پیچھے جو پانی جمع ہو گا اس کے پچاس فی صدی سے حکومت مصر اور پچاس فی صدی سے حکومت سوڈان فائدہ اٹھائے گی۔

واشنگٹن ۱۹ر فروری۔ امریکی ایوان نمائندگان کے ایک ممبر مسٹر البرٹ تھامس نے کہا کہ ہائیڈروجن بم سے بچاؤ کے لئے امریکہ کو ۴ ارب ڈالر کے صرفہ سے زیر زمین پناہ گاہیں تعمیر کرنی ہوں گی

واشنگٹن ۱۹ر فروری امریکی ہوائی فوج نے پرواز کے ایک ایسے طریقہ کا پتہ لگایا ہے جس کے تحت ایک لاکھ ۶۶ ہزار میل فی سیکنڈ کے حساب سے پرواز کی جا سکے گی۔ اور ۱۹ دن میں مریخ پہنچنا ممکن ہو سکے گا۔ ان طریقوں کو بروئے

اعلان

صدر انجمن احمدیہ قادیان میں آڈیٹر کی آسامی کے لئے ایک کارکن کی ضرورت ہے۔ تنخواہ حسب قابلیت و تجربہ و دیانت دی جائے گی۔ خواہشمند احباب اپنی درخواستیں معہ نقول سرٹیفکیٹس سابقہ تجربہ، عمر، صحت وغیرہ کی تفصیل کے ساتھ اپنی جماعت یا قریب کی جماعت کے امیر یا صدر کی تصدیق سے ۱۵ مارچ تک بھجوا دیں۔

ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ قادیان